گوھرِ حکمت

(چوبیسواں شمارہ)

انعامی سلسلہ
ترغیبِ مطالعہ پروگرام

ملیکۃ العرب سیدہ خدیجہ الکبریٰ سلام اللہ علیہا

(حصہ دوم)

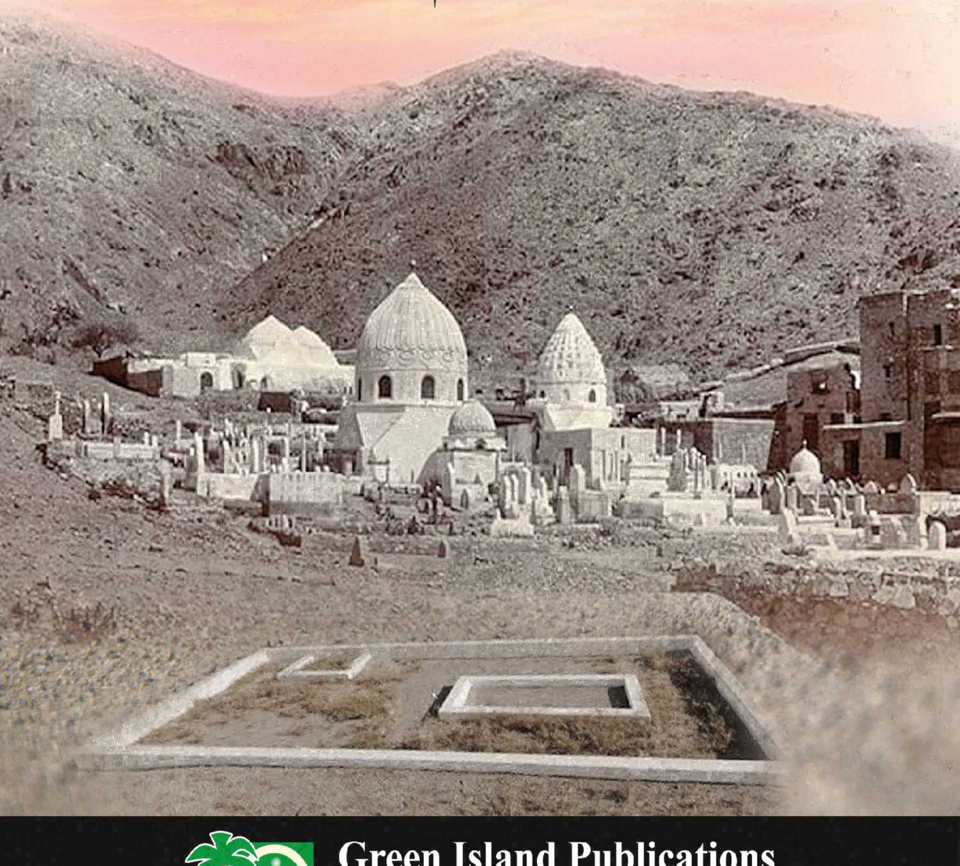

Green Island Publications
(A Project of GIT®)
Karachi - Pakistan

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گوہرِ حکمت (چوبیسواں شمارہ)

ملیکۃ العرب جناب خدیجۃ الکبریٰ علیہا السلام

(حصہ دوم)

ناشر: گرین آئی لینڈ پبلیکیشنز (GIP)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب	:	ملیکہ العرب جناب خدیجہ الکبری علیہا السلام (حصہ دوم)
اقتباس از	:	الانوار الساطعۃ من الغراء الطاهرة خدیجۃ علیہا السلام بنت خویلد
مترجم و کمپوزنگ	:	حجۃ الاسلام مولانا شیخ عبد اللہ عترتی
ترتیب	:	حجۃ الاسلام مولانا سید ہاشم عباس زیدی
تصحیح	:	حجۃ الاسلام مولانا قمر علی لیلانی
ڈیزائنر	:	علی رضا بھانجی
تاریخ اشاعت	:	جمادی اوّل ۱۴۴۴ھ
پیشکش	:	گرین آئی لینڈ یوتھ فورم (GIYF)
ناشر	:	گرین آئی لینڈ پبلیکیشنز (GIP)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خَيْرُ إِخْوَانِكَ مَنْ نَسِيَ ذَنْبَكَ وَذَكَرَ إِحْسَانَكَ إِلَيْهِ

تمہارا بہترین (دینی) بھائی وہ ہے جو اپنے بارے میں تمہاری خطاؤں کو بھول جائے اور اپنے اوپر تمہاری نیکیوں کو یاد رکھے۔

(بحارالانوار، جلدی ۷۵، ص ۳۷۹)

التماسِ سورۂ فاتحہ

مرحوم محمد تقی ابن راشد موراج

مرحومہ شمیم محمد ابن محمد حسین ماؤجی

مرحوم محمد حسین ماؤجی

ویردی والا خاندان کے تمام مرحومین

فرشتہ خاندان کے تمام مرحومین

پیرانی خاندان کے تمام مرحومین

سومجی خاندان کے تمام مرحومین

مونی خاندان کے تمام مرحومین

مرحومہ سکینہ بانو زوجہ حسن علی والجی

مرحومہ مونا فاطمہ بنت حسین علی وکیل

وکیل خاندان کے تمام مرحومین

مرحوم آغا جمیل حسین ابن آغا محمد حسین

مرحومہ سیدہ عزیز فاطمہ بنت یوسف علی

مرحوم سید وصی حیدر ابن میر نادر حسین

مرحومہ قریشہ بیگم بنت زوار حسین

مرحومہ طاہرہ خاتون بنت عطرت حسین

مرحوم زرینہ وصی بنت وصی حیدر

مرحوم نذر حیدر ابن وصی حیدر

مرحوم رجب علی وزیر علی پوناوالا

وریتج والا خاندان کے تمام مرحومین

پوناوالا خاندان کے تمام مرحومین

مرحوم اکبر علی لیلانی

مرحوم روشن علی لیلانی

مرحومہ گلشن بانو لیلانی

مرحومہ مریم بائی پنجوانی

مرحوم برکت علی پنجوانی

مرحوم مشتاق احمد دھارسی

مرحومہ رشیدہ بانو دھارسی

لیلانی خاندان کے تمام مرحومین

دھارسی خاندان کے تمام مرحومین

مرچنٹ خاندان کے تمام مرحومین

پوناوالا خاندان کے تمام مرحومین

مرحومہ بتول بانو

مرحوم یاسین علی

مرحومہ ضامنہ سہیل

لوکھنڈوالا خاندان کے تمام مرحومین

مرحوم محمد حسین گنگجی بھائی دیوجانی
مکانی خاندان کے تمام مرحومین
لیلانی خاندان کے تمام مرحومین
بھوجانی خاندان کے تمام مرحومین
مرچنٹ خاندان کے تمام مرحومین
مرحوم حیدر علی رجب علی ورتیج والا
لاکھانی خاندان کے تمام مرحومین
مرحوم عون علی ابنِ علاؤدین راؤجانی
مرحوم عون علی ابن محمد حسین دیوجانی
بیلغام والا خاندان کے تمام مرحومین
راؤجانی خاندان کے تمام مرحومین
آصف رضا کے خاندان کے تمام مرحومین
مرحوم اکبر علی ابن حسن علی دیوجانی (تلاجہ والا)
مرحومہ گل بانو بائی زوجہ باقر علی ڈوسانی (لاکڑا والا)
مرحومہ امینہ بائی زوجہ اکبر علی حسن علی دیوجانی (تلاجہ والا)
مرحومہ آمینہ بائی زوجہ محمد حسین گنگجی بھائی دیوجانی
مرحوم سید نادر حسین رضوی ابن سید مظہر حسین رضوی
مرحومہ سیدہ کہکشاں پروین بنت سید وصی حیدر رضوی
مرحومہ نصرہ بانو بنت حیدر علی زوجہ صادق حسین پنجوانی
مرحوم سید عطرت حسین رضوی ابن سید قربان علی رضوی
مرحوم سید علمدار رضا رضوی ابنِ سید محمد مُرتضی رضوی

مرحومہ فرزانہ فاضل
مرحوم یونس ابنِ فقیر حسین
وکیل خاندان کے تمام مرحومین
مرحوم محمد بلال ابن علی رضا بھوجانی
مرحومہ شمیم بانو بنتِ رضا حسین بادامی
ڈوسانی خاندان کے تمام مرحومین
دیوجانی خاندان کے تمام مرحومین
مرحوم باقر علی ڈوسانی (لاکڑا والا)
گھوگھی خاندان کے تمام مرحومین
ہیمانی خاندان کے تمام مرحومین
وزیر خاندان کے تمام مرحومین
لاکھانی خاندان کے تمام مرحومین
مکھی خاندان کے تمام مرحومین
نورانی خاندان کے تمام مرحومین
پننا خاندان کے تمام مرحومین
مرحوم اقبال حسین شریف
مرحوم سید سرتاج جعفری
مرحوم محمد حسین دیوجانی
مرحوم سید محسن جعفری
مرحومہ حبیبہ بی بی
مرحوم مرزا فیروز

مرحومہ نسیم بانو زوجہ عون علی راؤجانی بنت عبدالحسین بیلغام والا
مرحومہ اشرف بائی بنت حاجی رضا علی بادامی زوجہ حیدر علی ورتیج والا
مرحومہ سیدہ زاہدہ منور رضوی بنتِ سید وصی حیدر رضوی زوجہ سید منور رضوی

قواعد وضوابط

۱۔ سوالنامہ گذشتہ ایڈیشن کی طرح اس بار بھی کتاب کے ساتھ نہیں دیا جائے گا بلکہ مقررہ تاریخ ۱۲ فروری ۲۰۲۳ بروز اتوار صبح ۱۲ بجے مقررہ علاقے میں معین سینٹرز میں دیا جائے گا۔

۲۔ شرعاً صرف وہی افراد اس مقابلہ میں حصہ لینے کے اہل ہیں جو خود مطالعہ کر کے جواب نامہ پُر کریں۔

۳۔ ترغیب مطالعہ پروگرام میں شمولیت کی اہلیت: کم از کم بارہ سال کی عمر کے لڑکے اور لڑکیاں۔

۴۔ دیئے گئے جوابات میں سے مناسب ترین جواب پر نشان لگائیں لہٰذا ایک سے زائد جواب پر کسی طرح کا نشان نہ لگائے چاہے مٹائے جانے کا نشان ہی کیوں نہ ہو بصورت دیگر جواب غلط شمار ہو گا۔ جوابات اسی کتابچے میں موجود مواد کے مطابق چیک کیے جائیں گے۔

۵۔ دوران امتحان کسی بھی طرح کی نقل یا آپس میں گروپنگ کی گئی تو امتحانی پیپر کینسل کر دیا جائے گا۔

۶۔ امتحان میں ادارے کی طرف سے دیئے گئے کتابچہ کے علاوہ کسی بھی طرح کا دیگر مواد رکھنے کی اجازت نہیں ہو گی۔

۷۔ خصوصی انعامات اس بار مرد وخواتین میں یکسان قرعہ اندازی کے ذریعے تقسیم کئے جائیں گے, جس کی تفصیل ذیل میں ہیں:

خصوصی انعامات

پہلا انعام:- Rs.10,000/- دوسرا انعام:- Rs.8,000/- تیسرا انعام:- Rs.6,000/-

چوتھا انعام:- Rs.5,000/- پانچواں انعام:- Rs. 2,500/-

نوٹ: ۸۰ فیصد (۲۴/۳۰) نمبر لینے پر ہر نمبر کے عوض بیس روپے بطور انعام دیئے جائیں گے جبکہ ۵۰ فیصد (۱۵/۳۰) نمبر حاصل کرنے پر ہر نمبر کے عوض ۱۰ روپے دیئے جائیں گے۔

۸۔ یہ سلسلہ آن لائن (Audio, Urdu, English & Roman Book) کی صورت میں دستیاب ہے۔

نوٹ: گوہر حکمت کی آن لائن رجسٹریشن فیس ۱۲۰ روپے رکھی گئی ہے۔

۹۔ کسی بھی طرح کی معلومات کے لیے خصوصا بیرون ملک رہنے والے مومنین ہمارے ای میل پر رابطہ کریں:

giyf@greenislandtrust.org

۸۔ کتابچہ ۶ جنوری سے ۴ فروری ۲۰۲۳ تک درج ذیل ان سینٹرز سے حاصل کر سکتے ہیں:

- GIYF، امتل اپارٹمنٹ، سولجر بازار نمبر ۱ (صبح ۱۱ سے شام ۷)
- GIWW، راہین ایوینیو، سولجر بازار نمبر ۲ (صبح ۱۰ سے ۱۲ اور شام ۴ سے ۷)
- محمد علی بک ڈپو، سولجر بازار (صبح ۱۱ سے رات ۸)
- اے ۱۱۴ / ۱۴۵، سروے نمبر ۴۱۷، ملیر (0310-2360183)
- مسجد وحدت المسلمین، چشتی نگر (0312-9743508)
- بقیۃ اللہ اکیڈمی، گلگتی محلہ، نیو میانوالی کالونی، منگھو پیر روڈ (0345-2844736)
- جامع مسجد خدیجہ الکبری، سیکٹر نمبر ۱۱، بلدیہ ٹاؤن (0321-2954620)
- گورنمنٹ بوائز ہائی اسکول امپھری، پنیال روڈ، گلگت (0310-0775595)
- خیر النساء اکیڈمی، نزد عبد اللہ ہسپتال، اسکردو، بلتستان (0344-9511393)
- مدرسہِ زہرا (باری ماما)، شادمان، بالمقابل اسکالر کالج، لاہور (0321-5550763)
- ۹۵۶-۹۵۷، LMQ روڈ، بالمقابل TCS آفس، ملتان (0321-3389300)
- جامع مسجد و مرکزی امام بارگاہ جعفریہ اسٹیل ٹاؤن (0300-2059989)
- امام بارگاہ شاہِ کربلا، اولڈ رضویہ، گولیمار (0306-2099612)
- مدرسہ قمر بنی ہاشم پتی پورہ استور میر پرنٹنگ پریس میر مارکیٹ استور جی بی

۱۰۔ نتائج کا اعلان ۲۵ فروری ۲۰۲۳ء کو کیا جائے گا۔

۱۱۔ ۴ مارچ ۲۰۲۳ء تک انعامات وصول نہ کیے گئے تو ادارہ ذمہ دار نہ ہو گا۔

۱۲۔ اس کتابچہ سے متعلق تجاویز یا شکایات ادارہ کے e-mail پر بھیجی جا سکتی ہیں، لیکن انتظامیہ کا فیصلہ حتمی تصور کیا جائے گا۔

فہرست

قواعد وضوابط ۵

فہرست ۷

پیش لفظ ۸

حضرت خدیجہ علیہا السلام کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ معاشرت ۹

حضرت خدیجہ علیہا السلام کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت واُلفت ۱۰

حضرت خدیجہ علیہا السلام کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد ونصرت کرنا ۱۴

حضرت خدیجہ علیہا السلام کا شعب ابی طالب علیہ السلام میں بھوک وپیاس کو برداشت کرنا ۲۳

حضرت خدیجہ علیہا السلام کے فضائل ۲۷

حضرت جبرئیل علیہ السلام حضرت خدیجہ علیہا السلام تک اللہ تعالی کے سلام پہنچاتا ہے ۲۷

حضرت خدیجہ علیہا السلام کا اسلام ۲۸

حضرت خدیجہ علیہا السلام کی اسلام کی طرف پیش قدمی ۳۸

افضل زوجات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۴۸

پیش لفظ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

کتب بینی اور مطالعہ کا شوق قوموں کی ترقی میں انتہائی اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اقوامِ عالم میں جس انداز سے یہ شوق اپنی جگہ بنا چکا ہے، اس اعتبار سے ہماری قوم کو ابھی بہت محنت کرنا ہے۔ البتہ یہ بات عرض کرنا بھی نہایت ضروری ہے کہ اس سلسلے میں مختلف اداروں نے کام شروع کر دیا ہے۔ "گوہر حکمت" کے نام سے ترغیبِ مطالعہ کا یہ سلسلہ جو ۲۰۱۱ء سے جاری ہے، یہ بھی ایسی ہی ایک چھوٹی سی کوشش ہے تاکہ قوم میں شوقِ مطالعہ اُجاگر کیا جائے۔

گرین آئی لینڈ یوتھ فورم کی خواہش ہے کہ بچوں اور نوجوانوں میں شوقِ مطالعہ کو فروغ دینے کے لئے اپنی سعی و کوشش کی جائے۔ اس سلسلے کو آگے بڑھاتے ہوئے اس بار بھی اس کتابچہ کے لیئے مواد معروف کتاب " الانوار الساطعۃ من الغراء الطاھرۃ خدیجۃ علیہا السلام بنت خویلد " کے مصنف، الشیخ غالب السیلاوی سے اقتباس لیا گیا ہے۔ اس کتاب میں مولف نے سیرت جناب خدیجۃ الکبری علیہا السلام کو مختلف عنوانات کے تحت عمدگی سے تصنیف کیا ہے۔ اردو دان طبقے کے لئے زبان کی سلاست کے پیش نظر اصل متن سے تقابل کرتے ہوئے کئی مقامات پر اردو ترجمے میں کئی اصلاحات بھی کی گئی ہیں۔

مطالعہ میں غور طلبی کے عنصر کو باقی رکھنے کے لئے مختصر کتابچے کی صورت میں کچھ سوالات بھی دیئے گئے ہیں تاکہ دورانِ مطالعہ ان سوالات کے جوابات کو حاصل کرنے کے لئے توجہ بھی باقی رہے۔

کمسن نوجوانوں کے شوق کو دیکھتے ہوئے کم از کم ۱۲ سال کی عمر تک کے لڑکوں اور لڑکیوں کو اس پروگرام میں شمولیت کا اہل قرار دیا گیا ہے اور ساتھ ہی ساتھ زیادہ سے زیادہ عمر کی حد ہٹا کر ہر عمر کے مرد و خواتین کو اس پروگرام میں شرکت کی دعوت دی گئی ہے۔

برادران ارجمند قبلہ مولانا سید ہاشم عباس زیدی، مولانا مصطفی علی وکیل، مولانا مجتبیٰ حسن جیوانی اور مولانا قمر علی لیلانی صاحبان کا میں نہایت ہی شکر گزار ہوں کہ جنہوں نے نہ صرف اس پراجیکٹ کو مکمل طور پر سنبھالا بلکہ نہایت ہی خوبصورتی اور نفاست کے ساتھ اس مشکل کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔

خداوند متعال سے دعا گو ہوں کہ وہ ان کی توفیقات میں اضافہ فرمائے اور ہم سب کو ناصرانِ امام علیہ السلام میں شامل فرمائے۔

والسلام

مولانا غلام رضا روحانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت خدیجہ علیہا السلام کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ معاشرت

بے شک اس عظیم خاتون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احترام کو بجالانے میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی، مشکل ترین حالات جن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گزرے ان میں بھی حضرت خدیجہ علیہا السلام ثابت قدم رہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے غم گسار رہیں۔ جب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قوم سے ایذاء رسانی و تکذیب کی وجہ سے غمگین ہو کر گھر تشریف لاتے تھے تو حضرت خدیجہ علیہا السلام ایمانِ الٰہی سے سرشار ہو کر محبت و احترام سے اس طرح استقبال کرتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان تمام غم و اندوہ کو بھول جاتے تھے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس الٰہی رسالتِ خالدہ کو پہنچانے میں برداشت کئے جس نے تمام شریعتوں کو نسخ کر دیا تھا اور خود روز محشر تک رہنا تھا۔

خلاصہ یہ کہ حضرت خدیجہ علیہا السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام غم و پریشانیوں کو دور کرنے والی خاتون تھیں اور اس دعوی کی دلیل بحار الانوار میں نقل ہونے والی یہ روایت ہے:

كانت خديجة أول من آمن بالله و رسوله و صدقت بما جاء من الله و وازرته على أمره فخفف الله بذلك عن رسول الله ص و كان لا يسمع شيئا يكرهه من رد عليه و تكذيب له فيحزنه ذلك إلا فرج الله ذلك عن رسول الله صلى الله عليه و آله بها إذا رجع إليها تثبته و تخفف عنه و تهون عليه أمر الناس حتى ماتت رحمها الله۔

جناب خدیجہ علیہا السلام وہ پہلی خاتون تھیں جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائیں اور جو کچھ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کی جانب سے لائے ان سب کی نہ صرف تصدیق کی بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امر

رسالت میں ان کا مکمل ساتھ دیا اسی سبب اللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تمام مشکلات اور ایذاء رسانیوں کو آسان کر دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی بھی کوئی ایسی بات نہیں سنتے تھے جو انہیں پر گراں گزرے مگر یہ کہ اللہ جناب خدیجہ علیہا السلام کے ذریعے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تسلی دیتا تھا اور ان کی مشکل کو آسان کرتا تھا۔ جب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جناب خدیجہ علیہا السلام کے پاس لوٹتے تھے جناب خدیجہ علیہا السلام انہیں دلاسہ دیا کرتی، ان کے بوجھ کو آسان کیا کرتی تھیں اور لوگوں کی ایذاء رسانی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آسودۂ خاطر کیا کرتی تھیں۔[1]

حضرت خدیجہ علیہا السلام کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت واُلفت

گنجی شافعی نے ذکر کیا ہے: ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے اور انہوں نے عائشہ سے نقل کیا ہے کہ

مَا غِرْتُ عَلَى نِسَاءِ النَّبِيِّ ص إِلَّا عَلَى خَدِيجَةَ وَإِنِّي لَمْ أُدْرِكْهَا قَالَتْ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ص إِذَا ذَبَحَ الشَّاةَ فَيَقُولُ أَرْسِلُوا بِهَا إِلَى أَصْدِقَاءِ خَدِيجَةَ. قَالَتْ فَأَغْضَبْتُهُ يَوْماً فَقُلْتُ خَدِيجَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ص إِنِّي قَدْ رُزِقْتُ حُبَّهَا۔

مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج میں سب سے زیادہ حسد حضرت خدیجہ علیہا السلام سے ہوا حالانکہ میں نے ان کا زمانہ نہیں پایا تھا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بھی کسی دنبہ وغیرہ کو ذبح فرماتے تھے تو اس میں سے حضرت خدیجہ علیہا السلام کی سہیلیوں کے لیے بھی حصہ بھیجتے تھے۔

---

[1] ۔ بحار الانوار، ج ۱۶، ص ۱۰.

عائشہ کہتی ہیں میں نے ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ناراض کرڈالا (اور اس کی وجہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جناب خدیجہ علیہا السلام کو بار بار یاد کرنا تھا۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک مجھے خدیجہ علیہا السلام کی محبت عطا کی گئی ہے۔

گنجی شافعی کہتے ہیں کہ یہ صحیح حدیث ہے جسے مسلم نے اپنی کتاب صحیح مسلم میں نقل کیا ہے۔[1]

نیز عائشہ سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت خدیجہ علیہا السلام کی زندگی میں دوسری شادی نہیں کی یہاں تک کہ ان کی وفات ہوگئی۔

گنجی شافعی کہتے ہیں کہ اس روایت کو مسلم نے اپنی صحیح میں درج کیا ہے جس طرح ہم نے یہاں پر ذکر کیا ہے تو اس سے حضرت خدیجہ علیہا السلام کی عظیم شخصیت اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک حضرت خدیجہ علیہا السلام کی اہمیت معلوم ہوتی ہے کہ ان کی زندگی میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی دوسری عورت سے شادی نہیں کی اور جناب خدیجہ علیہا السلام کی وفات کے بعد بھی کثرت کے ساتھ جناب خدیجہ علیہا السلام کو یاد کیا کرتے تھے۔[2]

مصنف فرماتے ہیں کہ پہلی روایت یہ بیان کرتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جناب حضرت خدیجہ علیہا السلام سے محبت صرف طبعی اور فطرتی نہیں تھی بلکہ اس محبت کی وجہ حضرت خدیجہ علیہا السلام کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اچھی سیرت اور اچھی شوہر داری بھی تھی اور یہ محبت رتبے میں بلند تر تھی بلکہ یہ محبت امر الہی تھی اور اللہ تبارک وتعالی کی طرف سے قرار دی گئی تھی بلکہ یوں کہا جائے کہ یہ محبت رتبے

---

[1] ۔ صحیح مسلم، ج۷، باب مناقب خدیجۃ، ص ۱۳۴۔

[2] ۔ کفایۃ الطالب، ص ۳۵۹۔

کے اعتبار سے مقدم ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس قول کی وجہ سے: ''إني رزقت حُبَّهَا''۔ یعنی: مجھے خدیجہ علیہا السلام کی محبت عطا کی گئی ہے۔

حدیث مبارک کا یہ جملہ اس عظیم شخصیت کی قدر و منزلت کو بیان کر رہا ہے کہ اللہ تعالی نے قلبِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت خدیجہ علیہا السلام کی محبت کا ظرف قرار دیا اور اس میں جناب خدیجہ علیہا السلام کی محبت کو رکھا۔

ابن مغازلی نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے عائشہ سے نقل کیا ہے وہ کہتی ہیں کہ: مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجات میں سے حضرت خدیجہ علیہا السلام سے زیادہ کسی اور عورت سے حسد نہیں ہوا حالانکہ میں نے ان کو نہیں دیکھا لیکن کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کثرت سے ان کا ذکر خیر کیا کرتے تھے حتی کہ اگر کوئی دنبہ ذبح کرتے تو اس میں سے حضرت خدیجہ علیہا السلام کی سہیلیوں کو ضرور بھجواتے تھے[1]۔

اس طرح کا بیان ابن جوزی (صفة الصفوة، ج ۲، ص ۴.) اور قندوزی حنفی (ینابیع المودة ص ۱۷۰، بصیرتي- قم.) کا بھی ہے۔

علامہ محقق اربلیؒ نے امام علی علیہ السلام سے نقل کرتے ہوئے بیان کیا ہے: ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی زوجات کے سامنے گریہ کیا اور حضرت خدیجہ علیہا السلام کو یاد کیا تو عائشہ نے کہا: اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ کیوں اس قدر خدیجہ علیہا السلام کو یاد کرتے ہیں؟ خدیجہ علیہا السلام بنی اسد میں سے ایک بوڑھی عورت تھیں (جو اس دنیا سے چلی گئیں) یہ سن کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''صدّقتنی اذ کذبتم و آمنت بی اذ کفرتم و ولدت لی اذ عقمتم''

---

[1]۔ مناقب علي بن أبي طالب (علیہ السلام) ص ۳۳۹۔

انہوں نے اس وقت میری نبوت کی تصدیق کی ہے، جب تم لوگ مجھے جھٹلاتے تھے، وہ اس وقت مجھ پر ایمان لائیں ہے جب تم کافر تھے، خدیجہ علیہا السلام سے میری اولاد ہوئی جبکہ تم سب بانجھ تھیں"۔ عائشہ کہتی ہیں: اس کے بعد ہمیشہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موجودگی حضرت خدیجہ علیہا السلام کا ذکر ان کا قرب حاصل کرنے کے لیے کیا کرتی تھی۔[1]

شیخ کلینیؒ نے صحیح سند کے ساتھ حلبی سے انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت خدیجہ علیہا السلام کے ساتھ کسی اور عورت سے نکاح نہیں کیا۔[2] اور مسلم نے اس کو اپنی صحیح میں ذکر کیا۔[3]

ابن حجر عسقلانی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی زوجات کے سامنے حضرت خدیجہ علیہا السلام کی تعریف کرتے تھے۔ جب کہ دوسری بیگمات کی تعریف نہیں کرتے تھے اور یہ مطلب عائشہ کی حدیث میں ہے کہ وہ فرماتی ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت تک گھر سے باہر نہیں نکلتے تھے جب تک حضرت خدیجہ علیہا السلام کا ذکر خیر اور ان کی تعریف نہ کریں۔ اسی طرح ایک روز حضرت خدیجہ علیہا السلام کا ذکر کیا تو مجھے حسد ہوا اور میں نے کہا:

خدیجہ علیہا السلام ایک بوڑھی عورت تھیں جو اس دنیا سے چلی گئیں اور خداوند متعال نے ان کے بدلے میں ان سے بہتر بیوی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا کی ہے۔

یہ سن کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غضبناک ہو کر فرمایا: "صدّقتنی اذ کذبتم و آمنت بی اذ کفرتم و ولدت لی اذ عقمتم"

---

[1] ۔ کشف الغمۃ فی معرفۃ الأئمۃ، ج۱، ص۵۰۸۔

[2] ۔ فروع الکافي، ج۵، ص۳۹۱، دار الأضواء۔

[3] ۔ صحیح مسلم، ج۷، ص۱۳۴۔

خدیجہ علیہا السلام نے اس وقت میری نبوت کی تصدیق کی ہے، جب تم لوگ مجھے جھٹلاتے تھے، وہ اس وقت مجھ پر ایمان لائیں جب تم کافر تھے، ان سے میری اولاد ہوئی جبکہ تم بانجھ ہو۔

عائشہ کہتی ہیں: میں نے اپنے دل میں کہا: آئندہ کبھی برائی سے ان کا ذکر نہیں کروں گی۔[1]

سنن ترمذی میں عائشہ سے روایت ہے وہ کہتی ہیں: مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج میں سے کسی کے بارے میں اتنا حسد نہیں ہوا جتنا حضرت خدیجہ علیہا السلام کے بارے میں ہوا حالانکہ میں نے ان کا زمانہ نہیں پایا تھا لیکن حسد کی وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کثرت سے جناب خدیجہ کا ذکر کرنا تھا اور اگر کبھی دنبہ کو ذبح کرتے تو اس میں سے حضرت خدیجہ علیہا السلام کی سہیلیوں کو بھی بھیجتے۔[2]

حضرت خدیجہ علیہا السلام کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد و نصرت کرنا

اس عظیم خاتون نے اپنی جان اور اپنی ساری دولت دین حنیف کی نصرت میں صرف کر دی یہ وہ چیز ہے جس سے حضرت خدیجہ علیہا السلام کی شخصیت و عظمت معلوم ہوتی ہے جیسا کہ روایت میں ذکر ہوا ہے: حضرت خدیجہ علیہا السلام نے اپنی پوری ملکیت و جائیداد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہبہ کر دی۔

علامہ مجلسیؒ نے ذکر کیا ہے: حضرت خدیجہ علیہا السلام نے اپنے چچا ورقہ سے کہا: یہ مال لے کر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جائیں اور ان سے کہیں: یہ سب ان کے لیے ہدیہ ہے اور وہ اس مال کے مالک ہیں جس طرح چاہیں استعمال اور خرچ کریں نیز ان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیغام دیں کہ میرا مال، میرے غلام اور جو کچھ میری ملکیت ہے وہ سب میں نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہبہ کر دیا ہے ان کی عظمت و اجلال کی خاطر، ورقہ زمزم و مقام کے درمیان کھڑا ہوا اور اونچی آواز میں کہا:

---

[1] ۔الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ، ج ۴، ص ۲۸۳۔

[2] ۔ سنن الترمذي، ج ۵ ، ص ۶۵۹۔

اے عرب کے لوگو! خدیجہ علیہا السلام تم لوگوں کو اس بات پر گواہ قرار دے رہی ہے کہ انہوں نے اپنی جان و مال، اپنے غلام و خدمت گزاروں اور جو کچھ ان کی ملکیت میں تھا کنیزوں اور جانوروں، مہر کی قیمت اور دیگر عطیات وہ سب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہبہ کیا ہے ان کی تعظیم و احترام کی خاطر اور ان سے محبت کی خاطر، بس تم لوگ اس پر گواہ رہنا۔[1]

علامہ مجلسی رح نقل کرتے ہیں: جب اللہ تعالی نے وحی نازل کی فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ[2] ترجمہ: پس جس چیز کا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم دیا گیا ہے اس کا واضح اعلان کر دیں اور مشرکوں سے رو گردانی کریں (ان کی کچھ پروانہ کریں)۔ اس پیغامِ الٰہی کے ملتے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صفا کی پہاڑی پر کھڑے ہوئے اور حج کے دنوں میں اعلان فرمایا: اے لوگو! میں رب العالمین کا رسول ہوں، یہ جملہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین بار دہرایا۔ یہ سننے کے بعد لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھتے رہے۔ اس کے بعد وہاں سے مروہ کے مقام پر تشریف لے کر آئے، اپنے کانوں پر ہاتھ رکھا اور تین بار بلند آواز سے اعلان کیا: اے لوگو! میں اللہ کا رسول ہوں۔ یہ جملہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس مقام پر بھی تین بار دہرایا۔ لوگ خاموشی سے دیکھتے رہے لیکن ابو جہل لعنہ اللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پتھر مارا جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشانی زخمی ہوگئی اور مشرک پتھر اٹھائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے پڑ گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا دفاع کرتے ہوئے پہاڑ پر آئے اور وہاں ایک جگہ کے ساتھ ٹیک لگائی جس کو "المتکأ" کہا جاتا ہے اور مشرک ڈھونڈتے ہوئے وہاں تک پہنچے۔

ایک شخص نے آکر امام علی علیہ السلام سے کہا: اے علی علیہ السلام! محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قتل کر دیا گیا ہے۔ امام علی علیہ السلام وہاں سے اٹھے اور حضرت خدیجہ علیہا السلام کے گھر آئے۔ دروازہ کھٹکھٹایا۔ حضرت خدیجہ علیہا السلام نے

---

[1] ۔ بحار الانوار، ج ۱۶، ص ۷۱۔

[2] ۔ الحجر / آیت ۹۴

پوچھا کون ہے؟ فرمایا: میں علی علیہ السلام ہوں۔ حضرت خدیجہ علیہا السلام نے پوچھا۔ اے علی علیہ السلام! محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا کیا ہے؟ امام علیہ السلام نے جواب دیا: نہیں معلوم لیکن اتنا معلوم ہے کہ مشرکوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پتھر برسائے ہیں۔ نہیں معلوم کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زندہ ہیں یا نہیں بس مجھے کوئی پانی کا برتن دیں اور جلدی میں کوئی چیز لیں اور میرے ساتھ آئیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم سے جب ملیں گے تو بھوکے اور پیاسے ہوں گے۔ چلتے رہے یہاں تک ایک پہاڑ سے گزر گئے۔ امام علی علیہ السلام نے فرمایا: اے خدیجہ علیہا السلام! وادی میں داخل ہوتے ہیں تاکہ ہم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ڈھونڈ سکیں۔ امام علی علیہ السلام نے پکارتے ہوئے کہا: یا محمد اہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میری جان آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس وادی میں ہیں؟ حضرت خدیجہ علیہا السلام نے آواز دیتے ہوئے فرمایا: کون ہے جو مجھے نبی مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں بتائے؟ کون ہے جو مجھے میری بہار مرتضی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں مجھے بتائے؟ کون ہے جو مجھے بتائے کہ اللہ تعالی کی رضا کی خاطر ٹھکرایا ہوا کہاں ہے؟ مجھے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خبر کون دے گا؟

حضرت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر ان پر پڑی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گریہ کیا اور فرمایا: تم نے دیکھا میری قوم نے میرے ساتھ کیا کیا ہے، مجھے جھٹلایا، مجھے ردّ کر دیا اور باہر نکال دیا۔

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کی: اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مجھے اپنا ہاتھ دیجیے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہاتھ تھاما اور پہاڑ پر بٹھایا پھر اپنے پروں کے نیچے سے جنت کی چادروں میں سے ایک چادر نکالی جس میں یاقوت جڑے ہوئے تھے اس کو زمین پر بچھایا جس سے تہامہ کی پہاڑی بہت بلند ہو گئی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہاتھ پکڑا اور اس کے اوپر بٹھا کر کہا:

PUNJATAN TABARRUKAT CENTRE

• House of Largets Quality Tabarrukat with •
Worldwide Delivery

/PUNJATANTABARUKAT /OFFICIAL.PUNJATAN WWW.PUNJATAN.COM +92333-2352775

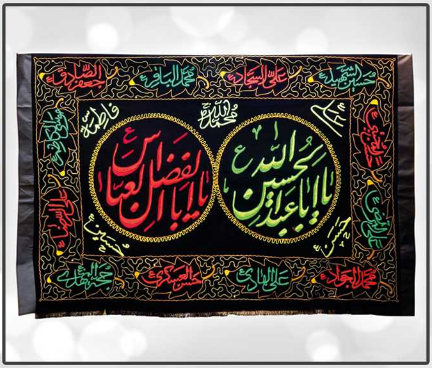

Best Beef Plaow in Town

OUR SERVICES: CATERING RESTAURANT SNACKS

Catering Arrangements for
Wedding & other Occasions

بیف پلاؤ ۔ چکن پلاؤ ۔ چکن بریانی ۔ وائٹ بریانی ۔ دال چاول ۔ حلیم
چکن قورمہ ۔ چکن کڑاہی ۔ چکن وائٹ روسٹ ۔ آلو قیمہ

رول ۔ سموسہ ۔ شامی کباب ۔ نرگسی کباب ۔ چکن اسٹک ۔ چکن وون ٹون
کٹلٹس ۔ چکن منٹ رول

تندور کی دودھ والی روٹی، شیر مال، تافتان وغیرہ ہمہ وقت دستیاب ہیں۔

021-32239834, 021-32250409, 0300-9217766, 0333-3897493

G-1, Mannan Manzil, Opp. Taj Petrol Pump, Soldier Bazar No. 2, Karachi.
sales.mfc@gmail.com | feedback.mfc@gmail.com

اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قدر و منزلت کیا ہے ؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اثبات میں جواب دیا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس درخت کو بلائیں وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو بلایا تو اس نے اطاعت کی اور سجدے میں گر گیا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کو حکم دیں کہ واپس چلا جائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو حکم دیا تو وہ اپنی جگہ پر واپس چلا گیا۔

دنیاوی آسمان کی حفاظت کرنے والا فرشتہ اسماعیل علیہ السلام اتر کر آیا اور کہا: سلام ہو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اللہ کے رسول! مجھے میرے ربّ نے حکم دیا ہے کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کروں کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے حکم دیتے ہیں کہ میں ان کے اوپر ستارے برساؤں اور ان کو پیس کر رکھ دوں ؟

سورج کا فرشتہ حاضر ہوا اس نے کہا: سلام ہو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اللہ کے رسول! مجھے میرے ربّ نے حکم دیا ہے کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کروں، کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے حکم دیتے ہیں کہ میں سورج کو ان کے سروں پر لا کھڑا کروں اور ان کو جلا کر راکھ کر دوں ؟

اس کے بعد زمین کا فرشتہ نازل ہوا اور اس نے کہا: سلام ہو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اللہ کے رسول! مجھے میرے ربّ نے حکم دیا ہے کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کروں، کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے حکم دیتے ہیں کہ میں زمین کو حکم دوں کہ وہ ان سب کو اپنے شکم میں لے لے جس طرح ابھی یہ زمین کے اوپر چل پھر رہے ہیں ؟

اس کے بعد پہاڑوں کا فرشتہ حاضر ہوا اور اس نے: سلام ہو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اللہ کے رسول! مجھے میرے ربّ نے حکم دیا ہے کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کروں، کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے حکم دیتے ہیں کہ میں پہاڑوں کو حکم دوں کہ وہ ان کو تہہ و بالا کر دیں ؟

اس کے بعد سمندروں کا فرشتہ حاضر ہوا اور اس نے کہا: سلام ہو آپ ﷺ پر اللہ کے رسول! مجھے میرے ربّ نے حکم دیا ہے کہ میں آپ ﷺ کی اطاعت کروں، کیا آپ ﷺ مجھے حکم دیتے ہیں کہ میں سمندر کو حکم کروں کہ وہ ان سب غرق کر دے؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم سب کو میری اطاعت کرنے کا حکم دیا گیا ہے؟ تو سب نے اثبات میں جواب دیا۔

آنحضرت ﷺ نے اپنا سر آسمان کی طرف بلند کیا اور فرمایا: مجھے عذاب کے طور پر نہیں بھیجا گیا ہے بلکہ مجھے عالمین کے لیے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔ مجھے میری قوم کے ساتھ چھوڑ دیں کیوں کہ وہ (وہ جو کچھ کر رہے ہیں اس کے بارے میں) نہیں جانتے۔

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضرت خدیجہ علیہا السلام کو وادی میں پریشان حال دیکھا تو کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا آپ ﷺ نہیں دیکھ رہے ہیں کہ خدیجہ علیہا السلام کے رونے کی وجہ سے آسمان پر فرشتے گریہ کر رہے ہیں؟ آپ ﷺ ان کو اپنی طرف بلائیں اور ان کو میری طرف سے سلام کہیں نیز ان سے کہیے گا کہ: اللہ تعالی نے اس پر سلام بھیجا ہے اور ان کو جنت میں ایک ایسے گھر کی بشارت دی ہے جس میں کوئی رنج والم نہیں ہے، جسے سونے کے موتیوں سے آراستہ کیا گیا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے حضرت خدیجہ علیہا السلام کو بلایا جب کہ آپ ﷺ کے چہرہ انور سے خون زمین پر بہہ رہا تھا اور آپ ﷺ زمین سے خون کو صاف کرتے جاتے تھے۔ حضرت خدیجہ علیہا السلام نے فرمایا: آپ ﷺ پر میرے ماں باپ قربان ہوں! خون کو زمین پر بہنے دیجیے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے ڈر ہے کہ کہیں خدا اہل زمین پر غضبناک نہ ہو جائے۔

جب رات کی تاریکی چھاگئی تو حضرت خدیجہ علیہا السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور حضرت علی علیہ السلام کے ساتھ اپنے گھر میں داخل ہوئیں۔ حضرت خدیجہ علیہا السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو ایسی جگہ پر بٹھایا جہاں اوپر سے چٹان تھی اور خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے سامنے کھڑے اپنی چادر سے پردہ کر کے کھڑی ہو گئیں۔ مشرکوں نے آکر (دوبارہ) پتھر برسانا شروع کر دیئے۔ جب پتھر اوپر سے آتا تو چٹان میں لگتا اور اگر اِدھر اُدھر سے آتا تو برابر کی دیوار میں لگتا اور جب پتھر سامنے آتے تو وہ حضرت خدیجہ علیہا السلام کو لگتے۔ حضرت خدیجہ علیہا السلام نے آواز دینا شروع کر دی: اے قریش کے لوگو! تم ایک آزاد خاتون کے گھر میں سنگ باری کر رہے ہو؟ جب انہوں نے یہ جملہ سنا تو تتر بتر ہو گئے اور جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم صبح سویرے مسجد میں نماز پڑھنے چلے گئے۔[1]

مصنف فرماتے ہیں کہ اگر صرف یہی ایک روایت حضرت خدیجہ علیہا السلام کی فضیلت بیان کر رہی ہوتی تب بھی کافی تھی، کیوں کہ اس روایت میں حضرت خدیجہ علیہا السلام کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے بے مثال محبت کا بیان ہے نیز آپ علیہا السلام کا بلند مرتبہ ہونا اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جس کی حضرت جبرئیل علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو خبر دی، اسی طرح حضرت خدیجہ علیہا السلام کا اپنی جان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے سامنے نچھاور کر دینا، پتھروں کے سامنے کھڑے ہو جانا جس سے آپ علیہا السلام کی موت بھی واقع ہو سکتی تھی، جان بھی جا سکتی تھی لیکن آپ علیہا السلام نے اپنے آپ کو اس دین حنیف کے سردار محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر قربان دینا تھا۔ بس سلام ہو حضرت خدیجہ علیہا السلام پر جس دن ان کی ولادت ہوئی اور جس دن ان کی وفات ہوئی اور جس دن ان کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا اور سلام ہو حضرت خدیجہ علیہا السلام کی مظلومہ بیٹی حضرت فاطمہ زہراء علیہا السلام پر، عالمین کی ارواح قربان ہوں جناب سیدہ علیہا السلام پر، اور سلام ہو سیدہ علیہا السلام کی اولاد طاہرین علیہم السلام پر جن کی قدموں کی خاک پر عالمین کی ارواح قربان ہوں، اے میرے اللہ ہمارے اور ان

---

[1] ۔ بحار الانوار، ج ۱۸، ص ۲۴۱۔

کے درمیان ایک پلک جھپک کے برابر بھی جدائی نہ ہونے دینا، نہ دنیا میں اور نہ ہی آخرت میں، بے شک توسب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

علامہ زرقانی نے قسطلانی کے کلام کی شرح میں ابن اسحاق کے قول کو نقل کیا کہ: حضرت خدیجہ علیہا السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مہم میں مدد کی اور اللہ تعالی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بوجھ ہلکا کیا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوئی ایسی بات نہیں سنتے تھے جس سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اذیت ہوتی ہو جیسا کہ رسالت کا انکار کرنا یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکذیب مگر یہ اللہ تعالی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کشادگی فرماتا تھا جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت خدیجہ علیہا السلام کے پاس تشریف لے کر جاتے تھے تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ڈھارس بندھاتی تھیں اور تکلیف کم کرتی تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق کرتی تھیں جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے لوگوں کی طرف سے پہنچائی جانے والی اذیت کو برداشت کرنا آسان ہو جاتا تھا۔لہذا اللہ تعالی حضرت خدیجہ علیہا السلام کے اس طرح کے عظیم کارناموں پر جزاء خیر عطا فرمائے۔[1]

شیخ طائفہ شیخ طوسیؒ نے نقل کیا ہے: ابوعبیدہ نے کہا کہ میں نے عبید اللہ سے، یعنی ابن ابو رافع سے کہا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اتنے پیسے تھے کہ اس طرح خرچ کریں؟ اس نے کہا: میں نے یہی سوال اپنے والد سے کیا تھا تو انہوں نے کہا: تمہارے خیال میں خدیجہ علیہا السلام کی دولت کہاں خرچ ہوئی؟ اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے کسی مال و دولت سے اس قدر فائدہ نہیں ہوا جتنا خدیجہ علیہا السلام کی مال و دولت سے ہوا۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مقروضوں اور اسیروں کو حضرت خدیجہ علیہا السلام کی دولت سے آزاد کیا اور لاچاروں کے اخراجات کو پورا کیا اور ان کی تکلیف میں خرچ کیا، اور اپنے صحابہ میں سے غریبوں کی مدد کی جب وہ مکہ میں تھے، اور ان لوگوں کے ہجرت کے اخراجات کی دیکھ بھال کی۔ مالِ

---

[1] ۔شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیۃ، ج۱، ص۲۳۸۔

جناب خدیجہ علیہا السلام کا اندازہ اس ایک بات سے ہو سکتا ہے کہ جب تجارت کی غرض سے قریش کا قافلہ موسم سرما اور موسم گرما میں نکلتا تھا اس قافلے کا ایک حصہ خدیجہ علیہا السلام کا ہوتا تھا اور وہ قریش میں سب سے زیادہ مال و دولت کی مالکہ تھیں اور اسی مال کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت خدیجہ علیہا السلام کی زندگی میں جو چاہا خرچ کیا۔ حضرت خدیجہ علیہا السلام کی وفات کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت خدیجہ علیہا السلام کی اولاد نے اس مال و جائیداد کو وراثت میں پایا۔[1]

حضرت خدیجہ علیہا السلام کا شعب ابی طالب علیہ السلام میں بھوک و پیاس کو برداشت کرنا

صاحب بحار الانوارؒ نے ذکر کیا ہے: بعثت کے آٹھویں سال قریش نے آپس میں ایک معاہدہ کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دشمنی پر قسمیں کھائیں۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ جب حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کر لیا تو نجاشی نے اپنے پاس موجود مسلمانوں کی حمایت کر دی نیز حضرت ابو طالب علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کھل کر حمایت کرنا شروع کر دی۔ بنو ہاشم و بنو عبد المطلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کھڑے ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قریش کے حوالے کرنے سے منع کر دیا اس طرح کئی قبائل تک اسلام پھیل گیا۔ مشرکوں نے نور اسلام کو چھپانے کی ناکام کوششیں کرنا شروع کر دیں مگر اللہ تعالی کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ تو قریش نے اندازہ کر لیا کہ اب وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک رسائی حاصل نہیں کر سکتے تو آپس میں جمع ہوئے اور بنو ہاشم اور بنو عبد المطلب کے خلاف ایک معاہدہ تیار کیا کہ کوئی نہ ان کے ساتھ نکاح کرے گا اور نہ ہی خرید و فروخت کرے گا۔ ایک طرح سے معاشرتی قطع تعلق تھا (Social Boycott) کا ایک صحیفہ تیار کیا گیا جس میں پوری جماعت قریش نے دستخط کیے اور اس کو کعبۃ اللہ میں لٹکا

[1] ۔امالی شیخ طوسی، ص۴۶۸۔

دیا۔ اس کے بعد اُن لوگوں کی معلومات جمع کیں جنہوں نے اسلام قبول کر لیا تھا تو ان کو بھی اذیتیں دیں اور ان پر شدید قسم کے قہر ڈھائے۔

قریش نے جفا کی شروعات بنی عبد المطلب سے کی اور کہا: تمہارے اور ہمارے درمیان میں کوئی صلح نہیں ہوگی اور نہ ہی کوئی رحم ہوگا سوائے اس کے جو ہمارے دین سے منحرف ہونے والے (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو قتل کرے گا، حضرت ابو طالب علیہ السلام نے اپنے بھتیجے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اپنی باپ کی اولاد اور دین اسلام کے پیروکاروں کو اپنی شعب (شعب ابی طالب علیہ السلام مکہ کے قریب ایک پہاڑ کی گھاٹی / درہ کا نام ہے نیز دو پہاڑوں کے درمیان واقع احاطے کو بھی شعب کہا جاتا ہے) میں جمع کر لیا ہے۔ قریش نے اس معاشرتی بائیکاٹ کے دوران انہیں بے پناہ اذیتوں سے دوچار کیا۔ ہر طرح سے محاصرے میں لے لیا یہاں تک کہ بازاروں تک رسائی بھی ختم کر دی۔

ولید بن مغیرہ نے قریش میں یہ اعلان کیا کہ ان میں سے کسی بھی شخص کو دیکھو کہ وہ کھانے کی اشیاء خرید رہا ہے تو اس کے لیے قیمت بڑھا دو۔ بنی عبد المطلب اس محاصرے میں تین سالوں تک گھرے رہے اور اذیتوں کی انتہاء نہیں رہی یہاں تک کہ قریش کے لوگوں نے بھوک و پیاس سے بچوں کے کراہنے کی آوازیں سنیں۔

حالانکہ قریش بنی ہاشم کی اس صورت حال کو ناپسند کیا کرتے تھے یہاں تک کہ قریش کے عام افراد بنی ہاشم پر ڈھائے گئے مظالم سے نفرت کرنے لگے اور معاہدے کے صحیفے کے خلاف اپنی نفرت کا اظہار کرتے تھے۔ نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ بعض لوگ اس سے برائت کرنے کا سوچ رہے تھے اور ادھر سے حضرت ابو طالب علیہ السلام کو تشویش تھی کہ کہیں مشرکین رات کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حملہ کر کے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قتل نہ کر دیں چنانچہ جب بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوتے اپنا بستر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک

پہلو میں بچھا دیتے تھے اور اپنے ایک بیٹے کا بستر آپ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے دوسرے پہلو میں قرار دیتے تھے اور یوں پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کو بیچ میں قرار دیتے تھے۔

رات کو جب بنی ہاشم کے بچوں کی کراہنے صدائیں سنیں تو صبح کے وقت قریش خانہ کعبہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور ایک شخص نے سب سے پوچھا کہ تمہارے گھروں والوں کی رات کس طرح گزری تو سب نے کہا: خیریت سے گزری۔ پھر اس نے کہا: لیکن تمہارے بھائی شعب میں ہیں جن کے بچوں نے بھوکے پیٹ روتے ہوئے رات گزاری ہے، کچھ لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم اور آپ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے چاہنے والوں کی اذیت سے لطف محسوس ہو رہا تھا لیکن بعض لوگوں کو یہ اچھا نہیں لگ رہا تھا۔

قریش کے اس معاہدے کو دو یا تین سال گزر گئے۔ قریش کی طرف سے سخت پہرہ داری اور معاہدے کی پاسداری کے سبب شعب ابی طالب علیہ السلام میں کوئی چیز پہنچ نہیں پا رہی تھی مگر یہ کہ نہایت خفیہ طور پر کوئی چیز پہنچانے میں کامیاب ہو گیا ہو۔

اگر قریش میں سے کوئی شعب ابی طالب علیہ السلام میں موجود لوگوں میں سے اپنے رشتہ داروں کے لیے کچھ کرنا چاہے حتی کہ روایت ہے کہ حکیم بن حزام (حضرت خدیجہ علیہا السلام کا بھتیجا) اپنے ساتھ ایک فرد کو لے کر اپنی پھوپھی کے لیے کھانا لے کر جا رہا تھا تو اچانک سے ابو جہل سامنے آ گیا تو اس نے کہا: تم بنی ہاشم کی طرف کھانا لے کر جا رہے ہو؟ اللہ کی قسم نہ ہی تم جا سکتے ہو اور نہ ہی یہ کھانا۔ میں ابھی قریش کو خبر کرتا ہوں۔ ابو البختری بن ہشام بن حارث نے ابو جہل سے کہا: تم کہہ رہے ہو کہ حکیم بن حزام اپنی پھوپھی کے لیے کھانا نہ لے کر جائے جو ان کا اپنا ہے؟ ابو جہل نے پھر بھی ان کا راستہ روکنا چاہا مگر ابو البختری اپنا اونٹ اس کے سامنے لے کر آیا اور ابو جہل کو اونٹ کے پیروں تلے روند کر شدید زخمی کیا۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ قریب سے کھڑے اس منظر کو دیکھ رہے تھے کہ یہ قریش کے وہ لوگ ہیں جو نہیں

چاہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے اصحاب کے پاس کوئی چیز پہنچے اور وہ دکھ و درد میں دیکھ کر لطف اندوز ہوتے ہیں۔

چنانچہ روایت ہے ہشام بن عمرو بن ربیعہ ایک رات تین سامان سے لدے اونٹ لے کر آیا اور اس بات علم قریش کو ہو گیا تو انہوں نے آکر اس سے اس موضوع پر بات کی تو ہشام نے کہا: میں دوبارہ تم لوگوں کی مخالفت میں کوئی کام نہیں کروں گا پھر دوسری رات ایک یا دو اونٹ لے کر جا رہا تھا کہ راستے میں قریش سے ملاقات ہو گئی قریش کے لوگ اس کی طرف بڑھ رہے تھے کہ ابو سفیان نے کہا: اس کو جانے دو یہ اپنے رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرنا چاہتا ہے باقی میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں اگر ہم لوگ بھی اسی طرح ہی کرتے تو یہ ہمارے لیے اعتدال پسندی ہوتی اور اللہ تعالی نے فتح مکہ کے روز ہشام کو اسلام کی سعادت سے نوازا۔[1]

تقریباً اس طرح کے مطلب کو مورخ یعقوبی نے بھی ذکر کیا ہے مگر یہ کہ انہوں نے کہا: یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا مال خرچ کیا، حضرت ابو طالب علیہ السلام نے اپنا مال خرچ کیا اور حضرت خدیجہ علیہا السلام نے اپنا مال خرچ کیا اور آخر میں بھوک و پیاس سے فاقوں تک نوبت آ گئی تھی۔[2]

نیز مفسر کبیر علامہ راوندی رحمۃ اللہ علیہ نے گزشتہ مطالب کی طرح ہی ذکر کیا ہے مگر انہوں نے یہ کہا کہ: حضرت ابو طالب علیہ السلام اور حضرت خدیجہ علیہا السلام نے اپنی پوری دولت خرچ کر دی اس کے بعد ان

---

[1] ۔ بحار الانوار، ج۱۹، ص۱۸۔

[2] ۔ تاریخ یعقوبی، ج۱، ص ۳۵۰۔

کے پاس کھانے کے لیے کچھ نہیں بچا مگر یہ کہ موسم حج سے موسم حج تک پھر انہوں نے ایسی بھوک و افلاس کی زندگی گزاری جس کے بارے میں حقیقی علم اللہ تعالی کے پاس ہے۔[1]

حضرت خدیجہ علیہاالسلام کے فضائل

حضرت جبرئیل علیہ السلام حضرت خدیجہ علیہاالسلام تک اللہ تعالی کے سلام پہنچاتا ہے

علامہ نجاشی رحمۃ اللہ علیہ نے زرارہ و حمران اور محمد بن مسلم سے، ان تینوں نے امام محمد باقر علیہ السلام کی ایک روایت نقل کی ہے کہ امام علیہ السلام نے فرمایا: ابو سعید خدری بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس رات مجھے معراج پر لے جایا گیا اس رات جب میں واپس آیا تو میں نے کہا: اے جبرئیل علیہ السلام کوئی کام ہے؟ تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا: میری حاجت یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت خدیجہ علیہاالسلام کو اللہ تعالی کا سلام پہنچائیں اور میری طرف بھی سے سلام پہنچائیں۔ جب ہم نے حضرت خدیجہ علیہاالسلام کو اس کے بارے میں بتایا تو انہوں نے کہا: اللہ تعالی کی ذات سلامتی والی ہے اور اسی سے سلامتی ہے اور اس کی طرف ہی سلامتی ہے اور حضرت جبرئیل علیہ السلام پر سلام ہو۔[2]

محدث مجلسی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضرت خدیجہ علیہاالسلام کے بارے میں سوال کیا۔ اس وقت حضرت خدیجہ علیہاالسلام وہاں پر

---

[1] ۔الخرائج والجرائح، ج۱، ص۸۵۔

[2] ۔ تفسیر عیاشی، ج۲، ص۲۷۹۔

موجود نہیں تھیں۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا جب وہ تشریف لے کر آئیں تو ان کو خبر دیجیے گا کہ ان کے رب نے انہیں سلام بھجوایا ہے۔[1]

نیز محدث گنجی شافعی نے اس خبر کو ذکر کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے اور اس کو حافظ مسلم بن حجاج نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے اور یہی روایت گنجی نے ابوزرعہ سے بھی روایت کی ہے اور ابوزرعہ کہتا ہے میں نے ابوہریرہ کو کہتے ہوئے سنا: حضرت جبرئیل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابھی حضرت خدیجہ علیہا السلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئیں گی، ان کے ساتھ ایک برتن ہے اس میں یا سالن ہے یا کوئی کھانا یا مشروب ہے جب وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئیں تو ان کو ان کے رب کی طرف سے اور میری طرف سے سلام کہیے گا نیز ان کو جنت میں ایسے گھر کی بشارت دیجیے گا جس میں کوئی رنج والم نہیں ہو گا۔[2]

حضرت خدیجہ علیہا السلام کا اسلام

وہ روایات جو حضرت خدیجہ علیہا السلام کے اسلام قبول کرنے پر دلالت کرتی ہیں وہ بہت زیادہ ہیں ہم ان میں سے بعض کو اختصار کے ساتھ ذکر کریں گے:

علامہ مجلسی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: حضرت جبرئیل علیہ السلام زرد رنگ کے گھوڑے سے اُترے جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، امام علی علیہ السلام اور حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے درمیان تھے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سرہانے کی طرف سے اور حضرت میکائیل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیروں کی

---

[1] ۔ بحار الانوار، ج۱۶، ص۸۔

[2] ۔ کفایۃ الطالب، ص۳۵۷۔

طرف سے آکر خاموشی سے بیٹھ گئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احترام میں انہیں بیدار کرنا مناسب نہیں سمجھا۔

حضرت میکائیل علیہ السلام نے کہا: کون سے لوگوں کی طرف مبعوث کیا گیا ہے؟

جبرئیل علیہ السلام نے کہا: درمیان والی قوم کی طرف۔

جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیدار ہوئے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اللہ تعالی کی طرف سے دی گئی رسالت کا پیغام پہنچایا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قوم کی طرف جانے کے لیے کھڑے ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس درخت یا جگہ سے گزرتے جارہے تھے وہ چیزیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام بھیجتی تھیں اور مبارک باد دے رہی تھیں۔اس کے بعد سے حضرت جبرئیل علیہ السلام کا یہ معمول تھا کہ جب بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آتے یا قریب ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اجازت طلب کیا کرتے تھے۔

ایک روز حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے جبکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ مکرمہ کی پہاڑیوں پر تھے، وہاں پر ایک وادی سے چشمہ پھوٹا جس سے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے وضو کیا نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی وضو کیا۔ اس کے بعد نماز ظہر ادا کی اور یہ پہلی نماز تھی جس کو اللہ تعالی نے فرض کیا تھا اور جسے امیر المومنین علیہ السلام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ادا کیا، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی روز حضرت خدیجہ علیہا السلام کے گھر واپس آئے اور ان کو خبر دی انہوں نے بھی وضو کیا اور نماز عصر کو ادا کیا۔[1]

امین الاسلام شیخ طبرسی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے کہ: جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر مبارک ۳۷ سال کی ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی شخص آکر کہہ رہا ہے: اے اللہ کے

---

[1] ۔بحار الانوار، ج۱۸، ص۱۹۸۔

رسول ﷺ! لیکن آپ ﷺ نے اس بات پر زیادہ دھیان نہیں دیا، اس طرح جب ایک عرصہ گزر گیا اور آپ ﷺ پہاڑوں کے درمیان حضرت ابو طالب علیہ السلام کی بھیڑیں چرا رہے تھے تو آپ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جو آپ ﷺ کو مخاطب کر کے کہہ رہا ہے: اے اللہ کے رسول ﷺ!۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: تم کون ہو؟ تو اس نے کہا: میں جبرئیل علیہ السلام ہوں مجھے اللہ تعالی نے آپ ﷺ کی طرف بھیجا ہے اور اس نے آپ ﷺ کو اپنا رسول ﷺ قرار دیا ہے۔

یہ بات رسول اللہ ﷺ نے حضرت خدیجہ علیہا السلام کو بتائی حالانکہ حضرت خدیجہ علیہا السلام تک یہودیوں اور عیسائی علماء نیز حضرت آمنہ علیہا السلام جو رسول اللہ ﷺ کی والدہ تھیں، کی باتیں پہنچی ہوئی تھیں تو حضرت خدیجہ علیہا السلام نے فرمایا: اے محمد ﷺ! میں امید کرتی ہوں کہ ایسا ہی ہو۔ حالانکہ رسول اللہ ﷺ یہ سب باتیں صیغہ راز میں رکھے ہوئے تھے، مگر ایک روز آپ ﷺ پر حضرت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کے پاس آسمان سے پانی لے کر آئے اور کہا: اے محمد ﷺ! اٹھو اور نماز کے لیے وضو کرو۔ اس وقت حضرت جبرئیل علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ کو وضو کے طریقے کی وحی کی۔ جب رسول اللہ ﷺ کی عمر مبارک کے چالیس سال مکمل ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نماز کا حکم دیا اور اس کی حدود کی وحی فرمائی اور نماز کی اوقات کے بارے میں حکم نازل نہیں فرمایا۔

رسول اللہ ﷺ دو دو رکعت کر کے ہر وقت نماز پڑھا کرتے تھے اور علی علیہ السلام ابن ابی طالب علیہ السلام آپ ﷺ کے آتے اور جاتے میں ساتھ ہوا کرتے تھے کبھی الگ نہیں ہوتے تھے۔ پس حضرت علی علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کے پاس تشریف لے کر آئے تو دیکھا کہ آپ ﷺ نماز پڑھ رہے ہیں تو عرض کی کہ: اے ابو القاسم ﷺ! یہ کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ نماز ہے، جس کا مجھے حکم اللہ تعالی نے دیا ہے۔ پس مولا علی علیہ السلام نے حضور ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی اور حضرت خدیجہ علیہا السلام

نے بھی اسلام قبول کر لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بھی نماز پڑھا کرتے تھے تو امیر المومنین علیہ السلام اور حضرت خدیجہ علیہا السلام بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھا کرتے تھے۔[1]

مؤلف فرماتے ہیں کہ کوئی کہہ سکتا ہے کہ اس روایت کی شروعات اور آخر کی عبارتوں میں تضاد ہے کیوں کہ ابتداء میں یہ جملے ہیں کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے بارے میں حضرت خدیجہ علیہا السلام کو خبر دی اور حضرت خدیجہ علیہا السلام نے فرمایا کہ میں امید کرتی ہوں کہ اس طرح ہی ہو۔ اس کے بعد آخر کے جملوں میں یہ مطلب نظر آتا ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چالیس برس کے ہو جاتے ہیں تو اللہ تعالی نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نماز کا حکم دیا اور امام علی علیہ السلام نے نماز پڑھی اس کے بعد حضرت خدیجہ علیہا السلام نے اسلام قبول کیا تو یہ آخر کا جملہ شروع کے مطالب سے متضاد ہے۔

ہم کہیں گے یہ بات نہیں ہے۔ دونوں میں کوئی تضاد نہیں ہے کیوں کہ ابتدائے روایت سے جو مطلب سمجھ میں آتا ہے وہ یہ ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فقط آگاہ کیا تھا اس کے ساتھ کوئی حکم بیان نہیں کیا تھا، اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر مبارک تھی ۳۷ سال تھی جبکہ آخر کے کلمات میں یہ خبر الزامی طور پر ہے اور اس کے ساتھ حکم بھی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر اس وقت ۴۰ برس ہے تو پھر یہاں پر آپس میں تضاد کہاں پر واقع ہوا؟

دوسری بات ہے یہ ہے کہ اگر (۳۷ سال کے وقت) بعثت بطور الزامی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی زوجہ کو کیوں دعوت نہ دی حالانکہ وہ تمام لوگوں میں سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب ترین تھیں اور حضرت خدیجہ علیہا السلام نے کیوں اسلام قبول نہیں کیا حالانکہ ہم دیکھتے ہیں کہ روایت کے آخری

---

[1] ۔ اعلام الوری: ج ۱ ص ۱۰۲۔

حصے کے الفاظ یہ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کو دعوت دی اسی وجہ سے روایات تواتر کے ساتھ بیان کر رہی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کے وقت عمر مبارک چالیس برس تھی اور چالیس برس سے پہلے جو کچھ ہوتا رہا ہے وہ نبوت و رسالت کے مقدماتی مراحل تھے اس مطلب پر بہت سی روایات دلالت کرتی ہیں تفصیل کے لیے بحار الانوار وغیرہ کی طرف رجوع کریں۔

علامہ راوندی رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں: علی ابن ابراہیم بن ہاشم (جن کی شخصیت ہمارے راویوں کے درمیان اعلی درجے کی ہے) نے بیان کیا ہے: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر مبارک جب ۳۷ سال کی ہوئی تو خواب میں دیکھا کہ کوئی آکر کہہ رہا ہے: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہاڑوں کے درمیان بھیڑیں چرا رہے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہہ کر مخاطب کر رہا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم کون ہو؟ تو اس نے کہا میں جبرئیل علیہ السلام ہوں مجھے اللہ تعالی نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف بھیجا ہے تاکہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک رسالت کا پیغام پہنچاؤں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امرِ رسالت کو پوشیدہ رکھے ہوئے تھے کہ جناب جبرئیل علیہ السلام آسمان سے پانی لے کر نازل ہوئے اور کہا: اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کھڑے ہوں اور وضو کریں۔

حضرت علی علیہ السلام جب آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر مبارک چالیس مکمل ہوگئی تھی۔ جب مولا علی علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف دیکھا تو کہا: اے ابا القاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ کیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ نماز ہے اللہ تعالی نے مجھے اس کا حکم دیا ہے۔ پھر امیر المومنین علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی، نیز حضرت خدیجہ علیہا السلام نے بھی اسلام قبول کیا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بھی نماز پڑھتے تو امام علی علیہ السلام و حضرت خدیجہ علیہا السلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے کھڑے ہوتے تھے۔

ایک روز حضرت ابو طالب علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر تشریف لے کر آئے اور حضرت جعفر رضی اللہ عنہ بھی ساتھ تھے جب انہوں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھ رہے ہیں اور پہلو میں امیر المومنین علیہ السلام بھی کھڑے ہیں تو حضرت ابو طالب علیہ السلام نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ تم بھی اپنے چچازاد کے برابر میں کھڑے ہو جاؤ اور نماز پڑھو تو دوسری طرف سے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے۔

کچھ روز کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عربوں کے بازار میں تشریف لے کر گئے تو وہاں پر حضرت زید کو دیکھا اور حضرت خدیجہ علیہا السلام کے لیے خرید کر لائے کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت زید کو سمجھ دار اور عقلمند انسان پایا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضرت خدیجہ علیہا السلام سے شادی ہوئی تو حضرت خدیجہ علیہا السلام نے زید کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ہدیہ کر دیا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث برسالت ہوئے تو حضرت زید بھی اسلام لے کر آئے اور وہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھا کرتے تھے۔ اس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھنے والے ناموں میں علی علیہ السلام، جعفر، زید اور حضرت خدیجہ علیہا السلام کے نام ہیں۔[1]

اس خبر کو علامہ بحرانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی کتاب حلیۃ الابرار میں ذکر کیا ہے۔

جلیل القدر سید ابن طاووس رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابن عباس سے نقل کیا ہے:

ہمیشہ سے قبل از وحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک آواز سنا کرتے تھے جب اس بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت خدیجہ علیہا السلام کو خبر دی تو انہوں نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بشارت ہو کیوں کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے سوائے خیر کے کچھ اور نہیں کرنے والا۔

---

[1] ۔ قصص الانبیاء، ص ۳۱۵۔

حضرت ابن عباس مزید کہتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ لوگوں کے ساتھ غار حراء کی طرف نکلے۔ حضرت خدیجہ علیہا السلام نے رسول اللہ ﷺ کے لیے کھانا بنایا اور کسی کو آپ ﷺ کی طرف بھیجا لیکن آپ ﷺ کو نہ ڈھونڈ سکیں، پھر آپ ﷺ کے چچاؤں اور رشتہ داروں کے گھر ڈھونڈا لیکن حضور اکرم ﷺ کی کوئی خبر نہیں مل سکی پھر اچانک سے رسول اللہ ﷺ تشریف لے کر آئے لیکن چہرے مبارک کا رنگ متغیر تھا حضرت خدیجہ علیہا السلام سمجھیں کہ شاید چہرہ اقدس پر کوئی گرد غبار ہے تو آپ علیہا السلام نے اس کو صاف کرنا شروع کیا لیکن وہ صاف نہیں ہوا آپ علیہا السلام نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کے چہرے کا رنگ زرد پڑا ہوا ہے۔

حضرت خدیجہ علیہا السلام نے کہا: اے عبد اللہ علیہ السلام کے بیٹے! کیا ہوا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے وہ دیکھا جس کی تمہیں خبر دی تھی کہ میں اس کو سن رہا ہوں، اللہ کی قسم! اس روز میں حراء میں کھڑا تھا کہ کوئی آیا اور کہا: اے محمد ﷺ! خوشخبری ہو میں جبرئیل علیہ السلام ہوں اور تم اس امت کے رسول ﷺ ہو اس کے بعد ایک تحریر نکالی اور پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا:

اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ۔ اپنے پروردگار کے نام سے پڑھیے جس نے (سب کائنات کو) پیدا کیا۔ انسان کو جمے ہوئے خون کے ایک لوتھڑے سے پیدا کیا۔ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ۔ اور انسان کو وہ کچھ پڑھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا: میرے ساتھ پہاڑ سے نیچے اتریں۔ جب ہم سطح زمین پر پہنچے تو اس نے مجھے قالین پر بٹھایا، اس پر دو سبز رنگ کے کپڑے رکھے ہوئے تھے۔ اس کے بعد حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اپنا پاؤں زمین پر مارا وہاں سے چشمہ پھوٹا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے وہاں سے وضو کیا اور

بھوجانی برادرز
BHOJANI BROTHERS
TRAVEL & TOURS
IATA
ACCREDITED AGENT

GET BEST
FLIGHT RATES
TO ALL DOMESTIC DESTINATIONS

PAKISTAN International Airlines
SereneAir
airblue
AIRSIAL
FlyJinnah

12 YEARS OF SERVICE

Office: 10:30 am to 7:30 pm
+92 21 32293644

+92 334 3151571
+92 335 3151576

HEAD OFFICE:
Office #5, Mezzanine Floor, Mubeen Arcade, Opposite Bank AlHabib (Islamic branch), Soldier Bazar No 3 karachi-Pakistan.

TICKETS:
Get Best Flight Rates to all Domestic & International Destinations.

VISA:
Best Price Guarantee
Iran & Iraq Family Visa.

BHOJANI BROTHERS
TRAVEL & TOURS

Learn Online
Quran & Diniyat
Maktab-e-Ahlebait (a.s)

- 1-to-1 Classes
- Free Trial Class
- Your Days & Timings
- Male/Female Teachers
- For Kids & Adults
- Custom Courses Available

US$40
per month only

Green Island
Online Teachings
(A Project of GIT®)

+92(331)2461426
@giot
https://giot.greenislandtrust.org

السلام علیک یا فاطمۃ الزہراء

حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا نے فرمایا: ہر وہ شخص جو اپنے خالصانہ عمل کو خداوند عالم کی بارگاہ میں پیش کرتا ہے۔ خدا بھی اپنی بہترین مصلحت اس کے حق میں قرار دیتا ہے۔ (تحفت العقول ص ۹۴۰)

التماسِ سورہِ فاتحہ

مرحومہ روشن بانو بنت یوسف علی نور محمد

ماؤجی خاندان کے تمام مرحومین

فرنیچر والا خاندان کے تمام مرحومین

مُنّی خاندان کے تمام مرحومین

راشد موراج کے خاندان کے تمام

عبدالکریم کے خاندان کے تمام مرحومین

تمام مرحوم مومنین و مومنات

ADIL FURNISHERS &
GENERAL CONTRACTOR

Shabbir Ali 0321 2419020 | Ali Asghar (Raju Bhai) 0333 2136519

All Kinds of Wooden, Aluminum, Glass, Title, Colour, Flooring, Electrical, Plumbring, Fallsealing, Sealing Maintenance & Civilworks

Shop # 2, Zainabia Park View, Block-B, M.A. Jinnah Road, Numaish, KHI.

مجھے کہا: وضو کریں، میں نے وضو کیا اس کے بعد کھڑا ہوا اور نماز پڑھی میں نے بھی ان کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھی۔

حضرت خدیجہ علیہاالسلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا: کیا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا نہیں تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خیر کا ہی معاملہ کرے گا؟ اس کے بعد حضرت خدیجہ علیہاالسلام ورقہ بن نوفل کے پاس گئیں جو ان کے چچا کے بیٹے تھے۔ ورقہ ابن نوفل نے بعثت سے قبل اپنی قوم کے دین کو ترک کر کے عیسائیت قبول کرلی تھی۔ حضرت خدیجہ علیہاالسلام نے ان سے جناب جبرئیل علیہ السلام کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا: وہ کیا ہے؟ تب حضرت خدیجہ علیہاالسلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واقعے کو تفصیل سے سنایا، وہ سن کر ورقہ نے کہا: اللہ کی قسم! اگر جبرئیل علیہ السلام سے کسی شخص نے زمین پر ملاقات کی ہے تو بے شک جبرئیل علیہ السلام اللہ تعالی کی سب سے بہترین مخلوق پر نازل ہوا ہے۔ تم جاؤ اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو میرے پاس بھیجو۔

حضرت خدیجہ علیہاالسلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ورقہ کے پاس بھیجا تو ورقہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا: اللہ کی قسم! اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوئے تو اللہ کی مدد سے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نصرت میں پیش ہوں گا لیکن بعثت سے قبل ورقہ کی وفات ہوگئی انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زمانہ نبوت نہیں پایا۔[1]

اس باب میں بہت سی روایات ہیں جو حضرت خدیجہ علیہاالسلام کے اسلام قبول کرنے پر دلالت کر رہی ہیں لیکن ہم نے اختصار کو مد نظر رکھتے ہوئے ان سب روایات کو ذکر نہیں کیا ہے۔

---

[1] ۔ سعد السعود، ص ۲۱۴۔

حضرت خدیجہ علیہا السلام کی اسلام کی طرف پیش قدمی

طبرانی نے زید بن وھب سے انہوں نے ابن مسعود سے روایت کیا ہے: سب سے پہلی بار مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں تب معلوم ہوا جب میں اپنے معمول کے مطابق مکہ گیا تو ہم کو عباس بن عبد المطلب کے بارے میں معلوم ہوا۔ ہم ان کے پاس گئے تو وہ زمزم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ ہم ان کے پاس بیٹھ گئے۔ وہیں پر ہی بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک سے ایک شخص باب صفا کی طرف سے ظاہر ہوا، روشن رنگ، سرخی آمیز، گھونگھریالے بالوں کی لٹ بہت گھنی اور کانوں کے اطراف میں پھیلی ہوئی، پر وقار شخصیت،، کھڑی ناک، سامنے کے دندانِ مبارک چمکدار، بڑی آنکھیں، گھنی داڑی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دو سفید کپڑے تھے گویا چودھویں کا چاند چمک رہا ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دائیں طرف سے ایک نوجوان ہے جس کی ابھی تک داڑھی نہیں تھی لیکن تازہ موچھیں نمودار ہو رہی ہیں اور ان کے ساتھ ایک خاتون ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجر اسود کی طرف رخ کیا اور اس کو بوسہ دیا۔ اس کے بعد اس نوجوان نے بوسہ دیا اور پھر اس خاتون نے بوسہ دیا۔

اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس نوجوان اور خاتون کے ساتھ سات مرتبہ خانہ کعبہ کا طواف کیا۔ پھر رکن کا بوسہ لیا اور ہاتھ اوپر کر کے تکبیر کہی۔ نوجوان دائیں طرف سے کھڑا ہوا اس نے بھی ہاتھ اوپر کئے اور خاتون بھی کھڑی ہوئی ان دونوں کے پیچھے اس نے بھی ہاتھ اوپر کئے اور تکبیر کہی۔ طویل قنوت پڑھا پھر رکوع کیا اور وہ رکوع طویل ہو گیا۔ پھر سر اوپر کیا رکوع سے کھڑے ہو کر قنوت پڑھا، اس کے بعد سجدہ کیا پھر نوجوان اور خاتون نے بھی ساتھ میں سجدہ کیا، وہ دونوں بھی وہی کر رہے تھے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کر رہے تھے۔

راوی کہتا ہے: ہم نے کچھ ایسا دیکھا جس کے بارے میں ہم جانتے نہیں تھے۔ ہمیں کچھ عجیب لگا۔ ہم حضرت عباس بن عبد المطلب کے پاس آئے اور کہا: اے ابو الفضل! آپ لوگوں کے درمیان کوئی ایسا دین بھی جس کو ہم لوگ نہیں جانتے ہیں یا یہ کوئی کچھ نیا ہے؟

حضرت عباس نے کہا: ہاں، اللہ کی قسم کیا تم لوگ یہ نہیں جانتے؟

ہم نے کہا: نہیں۔

کہا: یہ میرا بھتیجا ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بن عبد اللہ علیہ السلام اور نوجوان علی علیہ السلام ابن ابی طالب علیہ السلام ہے اور وہ خاتون سیدہ خدیجہ علیہا السلام بنت خویلد ہیں، اللہ کی قسم روئے زمین پر اس دین کے مطابق ان تینوں کے علاوہ اللہ تعالی کی عبادت کسی نے نہیں کی۔[1]

شیخ جلیل القدر احمد بن طاوس رحمۃ اللہ علیہ نے جاحظ ناصبی لعنۃ اللہ کو رد کرتے ہوئے کہا ہے کہ ان کا یہ کہنا کہ: سب لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جھٹلایا سوائے ابو بکر کے تو اس دعوی کو ثابت کرنا مشکل ہے کیوں کہ ابو بکر سے پہلے دیگر لوگوں کا اسلام قبول کرنا ثابت ہے حالانکہ حضرت خدیجہ علیہا السلام کے قبول اسلام میں تو کسی کو اختلاف بھی نہیں ہے۔[2]

حاکم حسکانی حنفی نیشاپوری کا بیان ہے: اللہ کا ارشاد انہی کے بارے میں ہی نازل ہوا تھا: وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ ﴿البقرة: ۴۳﴾۔ ترجمہ: اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو۔ اور (میری بارگاہ میں) رکوع کرنے (جھکنے) والوں کے ساتھ رکوع کرو (باجماعت نماز ادا کرو)۔

---

[1] ۔المعجم الکبیر، ج ۱۰، ص ۱۸۳۔

[2] ۔بناء المقالۃ الفاطمیۃ فی نقض الرسالۃ العثمانیۃ، ص ۳۴۱۔

یحیی بن عفیف الکندی نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے جد سے روایت نقل کی ہے: میں مکہ اپنے گھر والوں کے لیے کپڑے اور عطر کی خریداری کرنے کے لیے پہنچا تو وہاں پر میری ملاقات عباس بن عبد المطلب سے ہوئی، وہ ایک تاجر شخص تھے۔ میں ان کے پاس بیٹھا ہوا کعبۃ اللہ کی طرف دیکھ رہا تھا، جب سورج آسمان کی طرف چڑھ کر آیا تو ایک جوان آیا اس نے آسمان کی طرف نگاہ کر کے سورج کو دیکھا پھر قبلہ رُخ ہو کر کھڑا ہوا، ابھی کچھ وقت ہی نہیں گزرا تھا کہ ایک اور نوجوان لڑکا آیا اور وہ آکر دائیں طرف کھڑا ہو گیا۔ پھر ایک خاتون آئیں اور وہ ان دونوں کے پیچھے کھڑی ہو گئیں۔ جوان نے رکوع کیا تو نوجوان لڑکے اور خاتون نے بھی رکوع کیا۔ جوان نے رکوع سے سر اٹھایا تو لڑکے اور خاتون نے بھی سر اٹھا۔ اس نے سجدہ کیا تو لڑکے اور خاتون نے بھی سجدہ کیا۔

میں نے کہا: اے عباس یہ تو امر عظیم ہے۔

عباس نے کہا: جی ہاں یہ عظیم امر ہے۔ تم جانتے ہو وہ جوان کون ہے؟

میں نے کہا: نہیں۔

کہا: یہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بن عبد اللہ علیہ السلام بن عبد المطلب علیہ السلام ہیں اور یہ میرے بھتیجے ہیں۔ کیا تم اس لڑکے کو جانتے ہو کون؟ میں نے کہا: نہیں۔

کہا: یہ علی علیہ السلام ابن ابی طالب علیہ السلام ہے۔ کیا تم خاتون کو جانتے ہو؟ میں نے کہا: نہیں۔

تو کہا: وہ ہیں حضرت خدیجہ علیہا السلام بنت خویلد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ ہیں۔

میرے اس بھتیجے نے بتایا ہے کہ ان کا رب آسمانوں اور زمینوں کا رب ہے۔ اس نے ان کو اس دین کا حکم دیا ہے جس پر یہ عمل کر رہا ہے۔ اللہ کی قسم! اس وقت روئے زمین پر ان تینوں کے علاوہ اس دین کا کوئی اور پیروکار نہیں ہے۔[1]

ایک جماعت نے ابن خیثم سے اور دوسری جماعت نے یحیی سے یہی روایت نقل کی ہے اور اس روایت کی کئی سندیں ہیں نیز اس باب میں ابن مسعود سے بھی نقل ہوا ہے۔

مؤلف فرماتے ہیں کہ اس مقام پر ایک لطیف نکتہ ہے، وہ یہ ہے کہ حضرت خدیجہ علیہاالسلام کا اسلام قبول کرنا دوسرے لوگوں سے بہت مختلف ہے۔ کیونکہ اکثر اہل اسلام سوائے چند افراد کے جن میں سے حضرت سلمان و ابوذر اور ان دونوں کی طرح کے بعض دیگر افراد جنہوں نے مختصر غور و فکر اور مشورہ کرنے کے بعد اسلام قبول کیا تھا۔ لیکن حضرت خدیجہ علیہاالسلام نے اسلام قبول کرنے میں ذرا دیر کے لئے بھی تاخیر نہیں کی۔ اس سرعت کے ساتھ اسلام قبول کرنے کی وجہ دو چیزیں تھیں:

پہلی چیز یہ تھی کہ: حضرت خدیجہ علیہاالسلام ادیان سابقہ اور ان کی کتب کے بارے میں علم و معرفت رکھتی تھیں نیز رسولوں کی علامات کے بارے میں ان کو ان کے چچا نوفل بن ورقہ نے آگاہ کیا تھا چنانچہ عنقریب حضرت خدیجہ علیہاالسلام کے علم کے بارے میں بحث ہوگی تو اس طرح حضرت خدیجہ علیہاالسلام مطلع تھیں کہ آنے والے زمانے میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس امت کے نبی ہوں گے، جیسا کہ بحار الانوار کی روایت میں تفصیل کے ساتھ ذکر ہو گیا ہے۔

---

[1] ۔ شواهد التنزیل لقواعد التفضیل فی الآیات النازلة فی اهل البیت، ج ۱، ص ۸۶۔

یہ جاننا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس امت کے نبی ہیں واضح کرتا ہے آپ علیہا السلام کا اللہ پر ایمان تھا اور آپ علیہا السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین پر تھیں چنانچہ آپ علیہا السلام کی شادی کے ذکر میں اس مطلب کی طرف اشارہ گزر چکا ہے اور آپ علیہا السلام کو "طاہرہ" کہہ کر پکارا جاتا تھا۔

دوسری بات یہ ہے کہ: حضرت خدیجہ علیہا السلام جانتی تھیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس منصب اعلی کے لائق ہیں اور باقی قوم میں کوئی بھی ان سے افضل و برتر نہیں ہے۔ اس دعوی پر دلیل وہ روایت ہے جس کو طبری نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق ایک مفصل روایت کے ضمن میں اپنی تاریخ میں ذکر کیا ہے:

"میں واپس اپنے گھر والوں کے پاس آیا یہاں تک میں خدیجہ علیہا السلام کے پاس پہنچا تو حضرت خدیجہ علیہا السلام نے کہا: اے ابا القاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہاں تھے؟ اللہ کی قسم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلاش میں، میں نے لوگوں کو بھیجا وہ سارا مکہ ڈھونڈ کر خالی ہاتھ واپس آگئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں میں نے خدیجہ علیہا السلام سے کہا: میں شاعر ہوں یا مجنون؟!!

حضرت خدیجہ علیہا السلام نے کہا: میں اللہ کی پناہ مانگتی ہوں اے ابا القاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اللہ تعالی اس طرح کبھی نہیں کرے گا جب کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ نہ کسی کو قول میں صادق جانتی ہوں اور نہ ہی امانتوں کی حفاظت میں امین، نہ کسی کا اخلاق آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برابر ہے اور نہ ہی صلہ رحمی میں کوئی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا ہے۔ وہ کیا ہے اے میرے چچازاد شاید آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی چیز کو دیکھا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں میں نے کہا: جی ہاں، پھر میں نے جو کچھ دیکھا خدیجہ علیہا السلام کو بتایا۔ وہ سن کر حضرت

خدیجہ علیہا السلام نے کہا: اے میرے چچا زاد خوش خبری ہو اور ثابت قدم رہو۔ مجھے قسم ہے اس قدرت کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میں چاہتی ہوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس امت کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں۔[1]

اس میں آپ حضرت خدیجہ علیہا السلام کے آخری جملے کو ملاحظہ کریں تو وہ ہمارے دعوی کے عین مطابق ہے۔

تقریبا اسی متن کے ساتھ ابن اثیر نے بھی روایت کو ذکر کیا ہے ملاحظہ کریں۔ (الکامل في التاریخ: ج ۲ ص ۴۸.) نیز ابن ہشام نے سیرت نبویہ میں (ج ۱ ص ۲۵۳.)۔

ابن اثیر نے ذکر کیا ہے: إنك لتصل الرحم و تحمل الكل و تكسب المعدوم۔ ترجمہ: بے شک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلہ رحمی کرنے والے ہیں اور لوگوں کا بوجھ اُٹھانے والے ہیں نیز آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام معاشرے کے محروم افراد کی دادرسی کرنے والے ہیں۔

و تكسب المعدوم۔ یہ جملہ ہے جو حضرت خدیجہ علیہا السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مخاطب ہو کر کہا تھا اس کے دو معنی ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر اس نعمت کو پاؤ گے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس نہیں ہے یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس تک پہنچ جائیں گے اس چیز کا آپ سے دور ہونا کوئی معنی نہیں رکھتا، لیکن اگر اس فعل کو متعدی مانا جائے تو حضرت خدیجہ علیہا السلام کی مراد یہ ہو گی کہ: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کی رسائی کرا سکتے ہیں ان نعمات تک جو لوگوں کی دسترس میں نہیں ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو پہنچا سکتے ہیں، یہ معنی دونوں صورتوں میں سے بہترین صورت ہے، کیوں کہ یہ صورت انعام و تفضل کے مشابہ ہے بصورت

---

[1]۔ تاریخ الامم والملوک: ج ۲، ص ۴۹۔

دیگر اگر کوئی محض اپنی ذات کے لیے سب کچھ حاصل کرے تو یہ کوئی انعام نہیں ہے بلکہ انعام و تفضل یہ ہے کہ انسان دوسروں کی لیے بھلائی تک پہنچنا ممکن کرے۔[1]

مؤلف فرماتے ہیں: جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت خدیجہ علیہا السلام کے اسلام کے بارے میں معلوم ہو چکا ہے تو یہ بھی جان لیں کہ حضرت خدیجہ علیہا السلام کا ایمان لانا دیگر کے ایمان لانے سے مختلف ہے اور اس کی خاص امتیازی حیثیت ہے کیوں کہ حضرت خدیجہ علیہا السلام کا ایمان لانا علم کی بدولت تھا اس لحاظ سے حضرت خدیجہ علیہا السلام کا ثواب اور تقرب الٰہی کی منزل بھی مختلف ہو گی۔

"هَل يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ"[2]

ترجمہ: کیا علم والے اور جاہل برابر ہو سکتے ہیں؟۔

ورقہ کے اشعار میں سے ہے جب شادی سے پہلے حضرت خدیجہ علیہا السلام نے اپنے غلام میسرہ کا کلام ورقہ سے نقل کیا تھا۔ ان اشعار کو ابن ہشام نے نقل کیا ہے:

ووصف مِنْ خديجةَ بعدَ وَصْفٍ فَقَدْ طَالَ انْتِظَارِي يَا خديجَا

بِأَنَّ مُحَمَّدًا سَيَسُودُ فِينا ويخصِمُ مَنْ يكونُ له حجيجا

ترجمہ: خدیجہ علیہا السلام کا ایک ایک کرے صفات کو بیان کرنا، اے خدیجہ علیہا السلام! میرا انتظار طویل تر ہو گیا ہے۔ یقینا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم سب کا سردار ہونے والا ہے اور ہر اس شخص کا مقابلہ کریں گے جو ان کے خلاف محاذ قائم کرے گا۔[3]

---

[1] ۔النهاية في غريب الحديث والأثر، ج ۴، ص ۱۷۱۔

[2] ۔الزمر: ۹

[3] ۔السيرة النبوية، ج ۱، ص ۲۳۰۔

ان اشعار کو ذکر کرنے کی وجہ یہ تھی کہ حضرت خدیجہ علیہاالسلام کو معلوم تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس عظیم مرتبے پر فائز ہیں۔

فخر شیعہ شیخ مفید رحمۃ اللہ علیہ نے امیر المومنین امام علی علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے:

ہم اس صورتِ حال میں تین حج (سال) گزر جانے تک رہے۔ روئے زمین پر کوئی شخص بھی نہیں تھا جو نماز پڑھتا ہو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کی گواہی دیتا ہو سوائے میرے اور (حضرت خدیجہ علیہاالسلام) خویلد کی بیٹی کے علاوہ اللہ اس پر رحم کرے۔[1]

شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ نے اعلی و تام نوعیت کی سند سے حلبی رحمۃ اللہ علیہ سے انہوں نے امام صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے امام علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امر بعثت کو پانچ سالوں تک خفیہ رکھا خوف کی وجہ سے اور اپنے امر کا اظہار نہیں فرمایا۔ حضرت علی علیہ السلام و حضرت خدیجہ علیہاالسلام اسلام میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے، اس کے بعد اللہ تعالی نے حکم دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظاہر ہوئے اور اپنے امر کو نمایاں کیا۔[2]

علامہ ابن الحدید رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے: کتب صحاح میں ذکر ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر سال ایک ماہ کے لیے حراء کے پاس رہتے تھے، اور اسی مہینے میں مسکینوں کو کھانا کھلایا کرتے تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حراء کے پاس اپنی رہنے کی مدت مکمل کرتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی وہ شخص ہوتے تھے۔ جب حراء کے پاس سے جانے لگتے تھے تو کعبۃ اللہ کے پاس آتے، اندر داخل ہونے سے پہلے سات بار طواف کرتے تھے یا جس قدر اللہ تعالی چاہتا تھا اس حساب سے طواف کرتے تھے۔ اس کے بعد اپنے گھر واپس

---

[1] ۔ الاختصاص، ص ۱۶۵۔

[2] ۔ کمال الدین و اتمام النعمۃ، ص ۲۰۲۔

جایا کرتے تھے یہاں تک کہ وہ مبارک سال بھی آگیا جس میں اللہ تعالی نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رسالت کے منصب کے لیے چنا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (حسب معمول) ماہ رمضان المبارک میں حراء میں گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خانوادہ حضرت خدیجہ علیہا السلام و حضرت علی علیہ السلام ابن ابی طالب علیہ السلام اور آپ لوگوں کا خادم بھی ساتھ تھا۔ وہاں پر حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لے کر آئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے تو میں سو رہا تھا، اس کے پاس ایک مکتوب تھا اور مجھے کہا کہ: پڑھ۔

میں نے کہا: کیا پڑھوں؟ تو اس نے مجھے زور سے دبایا یہاں تک کہ مجھے موت کا گمان ہوا پھر اس نے مجھے چھوڑا اور کہا: پڑھ: اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ سے لے کر: عَلَّمَ الْإِنسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ۔ پس میں نے وہ پڑھ لیا تو جبرئیل علیہ السلام میرے پاس سے چلے گئے اور میں اپنی نیند سے بیدار ہو گیا اس کے بعد جیسا کہ میرے دل پر کوئی مکتوب لکھ دیا گیا ہو۔[1]

باقی وہ حدیث کہ جس میں ہے: ”ایک زمانہ تھا جب ایسا کوئی گھرانہ نہیں تھا جس کے تمام افراد نے اسلام قبول کیا ہو سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علی علیہ السلام اور حضرت خدیجہ علیہا السلام کے“۔ یہ روایت عفیف کندی کی ہے جو کہ بہت مشہور ہے حالانکہ ہم نے پہلے ذکر کیا ہے کہ حضرت ابو طالب علیہ السلام نے ان سے سوال کیا تھا کہ کیا تم جانتے ہو یہ کون ہے؟ جس پر عفیف نے جواب دیا تھا کہ نہیں جانتا۔ حضرت ابو طالب علیہ السلام نے کہا: یہ میرا بھتیجا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بن عبد اللہ علیہ السلام بن عبد المطلب علیہ السلام ہے اور یہ میرا بیٹا علی علیہ السلام ہے اور یہ خاتون جو ان دونوں کے پیچھے ہیں وہ حضرت

---

[1] ۔ نہج البلاغۃ ابن أبی الحدید، ج ۳، ص ۲۵۴۔

خدیجہ علیہا السلام بنت خویلد ہیں میرے بھتیجے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ ہیں، اور اللہ کی قسم! روئے زمین پر ان تینوں کے علاوہ کسی اور کو اس دین کے پیروکار کے طور نہیں جانتا۔[1]

مؤلف فرماتے ہیں: اس روایت میں یہ ذکر ہونا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت رمضان مبارک میں ہوئی ہے یہ خلاف ہے اس قول کے جو علماء شیعہ کے درمیان مشہور ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت ماہ رجب المرجب میں ہوئی ہے نہ کہ ماہ رمضان المبارک میں۔

حضرت خدیجہ علیہا السلام کے فضائل میں سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امیر المومنین علیہ السلام کے بعد وہ پہلی ہستی ہیں جنہوں نے سب سے فرض نماز پڑھی، اس دعوی کی دلیل اعلام الوری سے بیان کردہ روایت میں گزر چکی ہے وہاں پر ملاحظہ کریں۔

محدث نوری رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے کہ مردوں میں سب سے پہلے جس نے نماز ادا کی وہ امیر المومنین علیہ السلام اور خواتین میں سیدہ خدیجہ علیہا السلام ہیں۔[2]

محدث محمد صالحی شامی نے بیان کیا ہے: طبرانی نے ثقہ راویوں کے ذریعے سے روایت نقل کی ہے کہ: سب سے پہلے جن لوگوں نے اسلام قبول کیا ہے وہ حضرت خدیجہ علیہا السلام اور علی علیہ السلام ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔[3]

ابن عبد البر قرطبی نے ذکر کیا ہے کہ حضرت خدیجہ بنت خویلد علیہا السلام سب سے پہلے اللہ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لے کر آئی ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق کی سب سے پہلے ہر اس چیز

---

[1]۔ نہج البلاغۃ ابن أبی الحدید، ج ۳، ص ۲۵۴۔

[2]۔ مستدرک وسائل الشیعۃ، ج ۴، ص ۴۵۵۔

[3]۔ سبل الھدی والرشاد، ج ۱۱، ص ۱۵۶

پر جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس رب کی طرف سے نازل ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کام میں ہاتھ بٹایا حالانکہ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرکین بد کلامی اور جھٹلانے کا رد عمل دیکھتے تھے مگر وہ سب اللہ تعالی آپ علیہا السلام کے ذریعے آسان فرما دیتا تھا۔[1]

بلند پایہ عالم دین سید ہاشم بحرانی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیر کے روز پہلے حصے میں نماز پڑھی اور حضرت خدیجہ علیہا السلام نے پیر کے روز آخری حصے میں نماز پڑھی۔[2]

بالکل یہی بات محدث جوینی نے ذکر کی ہے ملاحظہ کریں: (فرائد السمطين: ج ۱ ص ۲۴۳ ط المحمودي بيروت)۔ نیز ابن عساکر (ترجمة الإمام علي من تاريخ دمشق: ج ۱ ص ۴۸ ب) اور رزندی (درر السمطين: ص ۸۲ ط النجف) نے بھی۔ ان سے ملتے جلتے الفاظ سے محدث کبیر قطب الدین راوندی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ذکر کیا ہے ملاحظہ کریں: (الخرائج والجرائح: ج ۱ ص ۸۴ مؤسسة الإمام المهدي، قم)۔

افضل زوجات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ نے جعفر بن محمد بن عمار سے انہوں نے اپنے والد سے اور ان کے والد نے امام صادق علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ۱۵ خواتین سے نکاح فرمایا اور وفات کے وقت زوجات کی تعداد ۹ تھی۔

ان ازواج میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی افضل ترین زوجہ حضرت خدیجۃ الکبری علیہا السلام ہیں جو اس امت کی صدیقہ ہیں، اس امت میں سب سے پہلے اللہ تعالی پر ایمان لانے والی کتاب الہی کی تصدیق

---

[1] ۔ الاستیعاب، ج ۴، ص ۲۸۳۔

[2] ۔ غایۃ المرام فی حجۃ الخصام، ص ۵۰۱۔

کرنے والی ہیں نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت خدیجہ علیہا السلام کی افضلیت واضح بیان فرمائی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جنت کی افضل ترین خاتون خدیجہ علیہا السلام بنت خویلد فاطمہ علیہا السلام بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، آسیہ علیہا السلام بنت مزاحم اور مریم علیہا السلام بنت عمران ہیں۔[1]

کتاب المراجعات میں اس مطلب کے ذیل میں اہل سنت کے مصادر میں بہت سارے حوالاجات نقل کئے گئے ہیں جو دلالت کرتے ہیں کہ سیدہ خدیجہ علیہا السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دیگر زوجات سے افضل ہیں لیکن ہم نے اختصار کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ان مصادر کا ذکر نہیں کیا ہے لیکن آپ کتاب المراجعات کی طرف مراجعہ کرسکتے ہیں۔

ابن کثیر نے کہا ہے: "اہل سنت میں سے بعض لوگ غلو کرتے ہیں" یہاں تک کہا کہ: "اہل سنت کا تعصب انہیں اس بات پر اُبھارتا ہے کہ وہ عائشہ کو (زوجات نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سے سب سے) برتر مانتے ہیں کیوں کہ وہ خلیفہ اول کی بیٹی ہیں۔[2]

علامہ عسقلانی نے بخاری کے کلام کی شرح کرتے ہوئے کہا ہے: حضرت خدیجہ علیہا السلام نے فرمایا اللہ سبحانہ خود سلام ہے اور جبرئیل علیہ السلام کی طرف سے سلام ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام ہے اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

علماء نے کہا ہے کہ: اس قصے میں حضرت خدیجہ علیہا السلام کے گہرے فہم کا علم ہوتا ہے کیوں کہ انہوں نے (اللہ تعالی کے بارے میں) نہیں فرمایا کہ ان پر سلام ہو جیسا کہ یہ (اشتباہ) بعض صحابہ سے واقع ہوا ہے تو حضرت خدیجہ علیہا السلام اپنی سمجھداری کی وجہ سے جانتی تھیں کہ اللہ سبحانہ کو سلام کا جواب

---

[1] ۔ المراجعات، ص۳۹۸-۴۰۰۔

[2] ۔البدایۃ والنھایۃ، ج۳، ص۱۲۹۔

پلٹ کر نہیں دیا جاتا جیسا کہ مخلوق کے سلام کا جواب دیا جاتا ہے (کیونکہ خود اس کی ذات عین سلام ہے)۔[1]

علامہ شبلنجی نے نقل کیا ہے کہ شیخ الاسلام زکریا انصاری نے بھجۃ الحاوی میں کہا ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجات میں افضل حضرت خدیجہ علیہا السلام اور عائشہ ہیں اور دونوں میں سے کون افضل ہے اس میں اختلاف ہے، ابن عماد نے حضرت خدیجہ علیہا السلام کے افضل ہونے والے قول کو صحیح جانا ہے کیوں کہ یہ ثابت ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عائشہ سے فرمایا: جب انہوں نے کہا تھا کہ: اللہ تعالی نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خدیجہ علیہا السلام کے عوض بہترین خواتین دی ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نہیں اللہ کی قسم! اللہ تعالی نے مجھے سیدہ خدیجہ علیہا السلام سے بہترین نہیں دیا ہے۔[2]

ابن حجر عسقلانی کہتے ہیں: قول راجح کی بنا پر کوئی چارہ نہیں ہے کہ سیدہ خدیجہ علیہا السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجات میں سے افضل ترین ہیں۔[3]

نیز علامہ نسائی نے صحیح سند کے ساتھ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے: أفضل نساء أهل الجنة خديجة بنت خويلد وفاطمة بنت محمد

ترجمہ: "جنت کی افضل ترین خاتون خدیجہ علیہا السلام بنت خویلد اور فاطمہ علیہا السلام بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

ہمارے شیخ نے اس کی شرح میں کہا ہے کہ جیسا کہ ثابت ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عائشہ کے اِس بات کے جواب میں کہا تھا: "اللہ تعالی نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت خدیجہ علیہا السلام سے بہترین

---

[1]۔ نہج الحق وکشف الصدق، ص ۳۷۰۔

[2]۔ نور الأبصار، ص ۹۰۔

[3]۔ فتح الباري بشرح صحيح البخاري، ج ۷، ص ۱۰۵۔

خواتین دی ہیں، تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا: نہیں، اللہ کی قسم! اللہ تعالی نے مجھے حضرت خدیجہ علیہا السلام سے بہتر کوئی خاتون نہیں دی ہیں۔

ابو داؤد سے سوال کیا گیا کہ حضرت خدیجہ علیہا السلام افضل ہیں یا عائشہ؟

تو انہوں نے کہا: حضرت خدیجہ علیہا السلام وہ ہیں جنہیں رسول اللہ ﷺ نے اللہ کا سلام پہنچایا اور عائشہ پر حضرت جبرئیل علیہ السلام کی طرف سے سلام آیا تو پس حضرت خدیجہ علیہا السلام افضل ہیں۔

نیز ان سے کہا گیا: کون افضل ہیں حضرت خدیجہ علیہا السلام یا حضرت فاطمہ علیہا السلام؟

تو انہوں نے جواب میں کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ: بضعة مني۔ "فاطمہ علیہا السلام میرا ٹکڑا ہے"، پس کوئی چیز رسول اللہ ﷺ کے ٹکڑے کے برابر نہیں ہو سکتی ہے۔

باقی رہی یہ والی روایت: "عالمین کی بہترین خواتین مریم علیہا السلام بنت عمران، حضرت خدیجہ علیہا السلام بنت خویلد، ان کے بعد حضرت سیدہ فاطمہ علیہا السلام بنت محمد ﷺ، ان کے بعد آسیہ علیہا السلام فرعون کی زوجہ" تو اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت خدیجہ علیہا السلام کو حضرت فاطمہ علیہا السلام پر والدہ ہونے کے اعتبار سے فضیلت ہے نہ کہ سرداری کے لحاظ سے۔

اس کے بعد علامہ سبکی نے کہا ہے: یہ خبر صریحا دلالت کر رہی ہے کہ سیدہ فاطمہ علیہا السلام اور آپ علیہا السلام کی والدہ ماجدہ اہل جنت خواتین میں سب سے افضل ہیں۔ پہلی حدیث دلالت کر رہی ہے کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام اپنی والدہ سے افضل ہیں، کیوں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "فاطمة بضعة منی یریبنی ما أرابها، ویؤذینی ما آذاها"۔

ترجمہ: ''فاطمہ علیہا السلام میرے دل کا ٹکڑا ہے جس نے انہیں ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا، جس نے فاطمہ علیہا السلام کو اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی''۔[1]

مؤلف کہتے ہیں: مقائسے کے باب میں ان لوگوں کے ہاں انصاف کے تقاضے پورے نہیں ہوتے اور اس میں وہ تعصب کرتے ہیں، نہیں تو کیا معنی ہے اس بات کا کہ عائشہ حضرت خدیجہ علیہا السلام سے افضل ہیں، میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ کون سی چیز ہے جس میں وہ افضل ہیں؟ آیا اپنی عبادت کے اعتبار سے؟ یا اخلاق کے اعتبار سے؟ یا سید الوصیین علیہ السلام کے ساتھ جنگ کرنے کی وجہ سے؟

ان لوگوں پر شیطان غالب ہو جاتا ہے اور پھر وہ لوگ اللہ کو بھول جاتے ہیں۔ برائے مہربانی کتاب المراجعات کو ملاحظہ کریں جس کی طرف ہم نے تھوڑی دیر پہلے اشارہ کیا تھا۔

علامہ زرقانی نے قسطلانی کے متن کی شرح میں کہا ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت خدیجہ علیہا السلام کی زندگی میں دوسری شادی نہیں کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وہ کچھ پایا جو دیگر زوجات کبھی حاصل نہیں کر سکیں۔[2]

علامہ ذہبی نے ذکر کیا ہے: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ سے حضرت خدیجہ علیہا السلام کی ثناء بیان کیا کرتے رہتے تھے اور دیگر امہات المومنین پر ان کو فضیلت دیا کرتے تھے نیز حضرت خدیجہ علیہا السلام کی تعظیم میں مبالغہ کیا کرتے تھے۔[3]

---

[1]۔ سبل الھدی والرشاد: ج ۱۱ ص ۱۶۰۔

[2]۔ شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیۃ، ج ۱، ص ۲۳۸۔

[3]۔ سیر أعلام النبلاء، ج ۲ ص ۱۱۰۔

علامہ خوارزمی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا ہے: اے خدیجہ علیہا السلام! تم امہات المومنین میں سب سے بہترین اور افضل ہو نیز تم عالمین کی خواتین کی سربراہ ہو۔[1]

میں چاہتا ہوں کہ وہ ذکر کروں جو علامہ عسقلانی نے اپنی شرح میں مستقل طور پر نہ کہ متفرق طور ذکر کیا ہے: گزر چکا ہے "ابتدائے وحی" کے باب میں کہ سیدہ خدیجہ علیہا السلام نے پہلی ہی فرصت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق کی اور اسلام کے معاملے میں ثابت قدم رہیں جو دلالت کر رہا ہے سیدہ خدیجہ علیہا السلام کی قوت یقین اور عقل و دانش پر، کوئی شک نہیں کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجات میں افضل ترین خاتون تھیں راجح قول کی بناء پر۔

علامہ بزار اور طبرانی نے حضرت عمار بن یاسر کی حدیث روایت کی ہے: خدیجہ علیہا السلام کو میری امت کی عورتوں پر فضیلت دے دی گئی ہے جس طرح کہ مریم علیہا السلام کو عالمین کی عورتوں پر فضیلت دی ہے اس حدیث کی سند حسن ہے۔ اس حدیث سے یہ استدلال کیا گیا ہے کہ حضرت خدیجہ علیہا السلام عائشہ سے افضل ہیں۔

ابن التین نے کہا ہے: احتمال ہے کہ عائشہ ان خواتین میں شامل نہ ہوں جن سے حضرت خدیجہ علیہا السلام افضل ہیں کیوں کہ حضرت خدیجہ علیہا السلام کی وفات کے وقت ان کی عمر تین سال تھی، تو ممکن ہے کہ مراد بالغہ خواتین ہوں اس نے کہا: یہ قول ضعیف ہے کیوں کہ لفظ "نساء" (عورت) بالغہ و غیر بالغہ دونوں کو ہی شامل ہوتا ہے خواہ وہ اس زمانے میں موجود تھیں یا بعد میں پیدا ہوئیں، علامہ نسائی نے صحیح سند سے روایت بیان کی ہے اور حاکم نے بھی اس کو روایت کیا ہے جناب عبد اللہ بن عباس سے: أَفْضَلُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ خَدِيجَةُ وَفَاطِمَةُ وَمَرْيَمُ وآسية۔ یعنی: جنت کی افضل ترین خاتون حضرت

---

[1] مقتل الحسین، ص ۲۸۔

خدیجہ علیہا السلام، فاطمہ علیہا السلام، مریم علیہا السلام اور آسیہ علیہا السلام ہیں۔ جب یہ حدیث نص ہے جس کی کوئی تاویل نہیں کی جاسکتی۔

علامہ عسقلانی (مزید) کہتے ہیں: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت خدیجہ علیہا السلام کی زندگی میں کسی اور خاتون سے شادی نہیں کی، یہ ایسی بات ہے جس میں کسی کو کوئی اختلاف نہیں ہے اخبار و روایات نقل کرنے والوں کے درمیان، اور اس بات میں (کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی زندگی میں کسی اور خاتون سے شادی نہیں کی) حضرت خدیجہ علیہا السلام کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر میں عظیم قدر و منزلت معلوم ہوتی ہے کیوں کہ آپ علیہا السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیگر خواتین سے بے نیاز رکھا اور بلا شرکت غیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ رہیں یہ خصوصی حضرت خدیجہ علیہا السلام کے علاوہ کسی اور میں نہیں ہے۔

علامہ عسقلانی: نے کہا: حضرت فاطمہ زہراء علیہا السلام سے مروی حدیث ہے: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری والدہ خدیجہ علیہا السلام کہاں ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: فِی بَیۡتٍ مِنۡ قَصَبٍ، قَالَتۡ: أَمِنۡ ھٰذَا الۡقَصَبِ؟ قَالَ: لَا، بَلۡ مِنَ الۡقَصَبِ الۡمَنۡظُومِ بِالدُّرِ، وَاللُّؤۡلُؤِ، وَالۡیَاقُوتِ۔ جنت میں بانس سے بنے گھر میں ہیں، میں نے کہا: کیا یہ والی بانس؟ فرمایا: نہیں، اس بانس سے جو دُر اور لؤلؤ و یاقوت سے مرصع ہے۔

لفظ "بانس" میں ایک اور مناسبت ہے وہ ہے بانس کے تمام پوروں کا سیدھا ہونا یہی خوبی حضرت خدیجہ علیہا السلام میں موجود تھی جو اسی طرح کسی اور میں نہیں تھی کیوں کہ آپ علیہا السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضا کے حصول کے لیے ہر ممکن حد تک جاتی تھیں آپ علیہا السلام نے کوئی ایسا کام نہیں کیا جس سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پسند نہ کرتے ہوں جیسا کہ حضرت خدیجہ علیہا السلام کے علاوہ دیگر نے اس طرح کے کام سرانجام دیئے، باقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد حضرت خدیجہ علیہا السلام کے گھر کے بارے میں، تو ابو بکر

اسکاف اس کے متعلق فوائد الاخبار میں فرماتے ہیں کہ "گھر" حضرت خدیجہ علیہاالسلام کے لیے اللہ کی بارگاہ میں موجود ثواب وجزاء کے علاوہ ہے۔

اس لیے فرمایا کہ: وَلَا نَصَبٌ فِيهِ۔ یعنی: اس گھر میں کوئی تھکانے والی چیز نہیں ہوگی۔

نیز علامہ سہیلی نے مزید کہا: "گھر" کے ذکر میں لطیف معنی کی طرف اشارہ ہے کیوں کہ حضرت خدیجہ علیہاالسلام بعثت سے قبل صاحبہ خانہ تھیں جس روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت ہوئی اس وقت دنیا میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا واحد گھر تھا جس میں اسلام تھا، یہ ایسی فضیلت ہے جس میں حضرت خدیجہ علیہاالسلام کا کوئی شریک نہیں ہے، نیز "بیت" کے ذکر میں ایک اور معنی بھی ہے وہ یہ کہ اہل بیت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مرجع بھی وہی "بیت" یعنی گھر ہے کیوں کہ اللہ تعالی کے ارشاد: إنما یرید الله لیذهب عنکم الرجس أهل البیت۔ میں یہ بات ثابت ہو چکی ہے۔

حضرت ام سلمہ علیہاالسلام فرماتی ہیں: جب یہ آیہ مبارکہ نازل ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ علیہاالسلام و علی علیہ السلام و حسن و حسین علیہماالسلام کو بلایا اور ان کو چادر میں اندر کیا اور فرمایا: یہ سب میرے اہل بیت ہیں، ایک حدیث ہے جس کو ترمذی اور دیگر محدثین نے نقل کیا ہے وہ یہ ہے کہ اہل بیت کا مرجع حضرت خدیجہ علیہاالسلام ہیں کیوں کہ حسنین علیہماالسلام حضرت فاطمہ علیہاالسلام کی اولاد ہیں اور حضرت فاطمہ علیہاالسلام حضرت خدیجہ علیہاالسلام کی بیٹی ہیں، امام علی علیہ السلام نے بھی بچپن میں حضرت خدیجہ علیہاالسلام کے ہی گھر میں پرورش پائی اور پھر حضرت خدیجہ علیہاالسلام کی بیٹی سے شادی کی تو پس معلوم ہوا کہ اہل بیت کا مرجع حضرت خدیجہ علیہاالسلام کی طرف ہے کسی اور کی طرف نہیں ہے۔

علامہ عسقلانی درج ذیل حدیث کی شرح میں کہتے ہیں: (حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا فَاقْرَأْ عَلَیهَا السَّلامَ مِنْ رَبِّهَا عَزَّوَجَلَّ، وَمِنِّی۔ ترجمہ: خدیجہ علیہا السلام کو اپنے رب کی طرف سے سلام کہیں، اور میری طرف سے سلام کہیں۔)

علماء نے جو کچھ اس قصے کے ذیل میں کہا ہے وہ حضرت خدیجہ علیہا السلام کی فہم و فراست کی دلیل ہے کیوں کہ انہوں نے نہیں کہا: رب پر سلام ہو۔ جیسا کہ بعض صحابہ رضی اللہ عنہ سے اشتباہ سرزد ہوا تھا وہ تشہد میں کہا کرتے تھے: السلام علی اللہ۔ [اللہ پر سلام ہو] تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو منع کیا اور فرمایا: اللہ خود سلام ہے بلکہ تم لوگ کہو: التَّحِیَّاتُ لِلہ۔ یعنی یا اللہ میری تمام عاجزیاں میرا تمام سلام تیری خاطر ہے۔ حضرت خدیجہ علیہا السلام اپنی فہم و فراست سے سمجھ گئیں کہ اللہ تعالی کو سلام کا جواب نہیں دیا جائے گا گویا زبان حال سے کہہ رہی ہوں میں کس طرح کہوں کہ اس پر سلام ہو حالانکہ سلام تو اس کا نام ہے اور سلامتی اس کی ذات پاک سے ہے اور اسی سے ہی سلامتی حاصل کی جاتی ہے پس معلوم ہوا کہ اللہ کے لائق صرف اس کی حمد و ثناء ہے پس حضرت خدیجہ علیہا السلام نے سلام کے جواب میں اللہ کی حمد و ثناء کی پھر جو رب العالمین کی شایان شان تھا اس میں اور غیر کے بارے الگ تعبیر استعمال کی اور فرمایا: حضرت جبرئیل علیہ السلام پر سلام ہو اور اس کے بعد فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام ہو۔[1]

انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عالمین میں بہترین خواتین چار ہیں مریم علیہا السلام بنت عمران، آسیہ علیہا السلام بنت مزاحم فرعون کی عورت، حضرت خدیجہ علیہا السلام بنت خویلد اور سیدہ فاطمہ علیہا السلام بنت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

---

[1]۔ فتح الباري بشرح البخاري، ج۷ ص۱۰۵۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حضرت خدیجہ علیہا السلام کو میری امت کی عورتوں پر اس طرح فضیلت عطا کی گئی ہے جس طرح حضرت مریم علیہا السلام کو عالمین کی خواتین پر فضیلت دی گئی تھی۔

علامہ آلوسی نے اپنی تفسیر میں ذکر کیا: "عالمین کی خواتین سے مراد" کہا گیا ہے کہ اپنے زمانے کی خواتین مراد ہیں، اس بنا پر حضرت فاطمہ علیہا السلام سے افضل ہونا لازم نہیں آئے گا اس قول کی تائید ہوتی ہے اس روایت سے جس کو ابن عساکر نے مقاتل کے طریق سے نقل کیا ہے اور انہوں نے ضحاک سے اور انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: چار خواتین اپنے زمانے کے خواتین کی سربراہ تھیں، مریم علیہا السلام بنت عمران ، آسیہ علیہا السلام بنت مزاحم اور حضرت خدیجہ علیہا السلام بنت خویلد، حضرت سیدہ فاطمہ علیہا السلام بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سب سے افضل فاطمہ علیہا السلام ہیں، یہ مذہب ابو جعفر علیہ السلام کا ہے اور آئمہ اہل بیت علیہم السلام کی طرف سے یہی مذہب مشہور ہے اور جو چیز مجھے اس بات کی طرف مائل کر رہی ہے وہ یہ ہے کہ فاطمہ علیہا السلام بتول کائنات کی تمام خواتین افضل ہیں کیوں کہ جنابِ سیدہ علیہا السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جگر کا ٹکڑا ہیں۔

بلکہ دیگر بھی بہت سی حیثیتیں اور خصوصیات ہیں، یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ سیدہ فاطمہ علیہا السلام عائشہ سے افضل ہیں حالانکہ اکثر اس قول کے خلاف ہیں ان کی دلیل یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے: دو تہائی دین حمیراء سے لو نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد: عائشہ کی فضیلت عورتوں پر ایسی ہے جس طرح ثرید کی فضیلت ہے دیگر طعام کے اوپر۔

اس استدلال میں کیا کمزوریاں ہیں تم اچھی طرح جانتے ہو، اور کیوں کہ اس میں حضرت زہرا علیہا السلام کے اوپر حمیراء کی افضلیت کی نص و تصریح بھی نہیں ہے، باقی دو تہائی دین کے بارے میں جو بات کہی گئی تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ اس حدیث سے بضعۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم کی نفی ہوتی ہے

کیوں کہ جناب سیدہ علیہا السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد زیادہ عرصہ اس دنیا میں نہیں رہیں تا کہ ان سے دین لینا ممکن ہوتا اس وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت زہرا علیہا السلام کے بارے میں یہ نہیں فرمایا لیکن اگر حضرت زہراء علیہا السلام کی زندگی طویل ہوتی تو ضرور فرماتے کہ اپنا دین حضرت زہراء علیہا السلام سے لو۔

دوسری بات یہ ہے کہ دوسری حدیث معارض ہے اس حدیث کے ساتھ جو عائشہ کے غیر کی افضلیت پر دلالت کر رہی ہے ابن جریر نے عمار بن سعد سے روایت کیا ہے وہ کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے کہا: میری امت کی عورتوں پر حضرت خدیجہ علیہا السلام کو وہ فضیلت دی گئی ہے جو مریم علیہا السلام کو عالمین کی عورتوں پر دی گئی تھی بلکہ یہ حدیث افضلیت کے معنی میں واضح و روشن ہے اور مدح میں کامل ترین ہے اس شخص کی نظر میں جس کی آنکھ تعصب و تعسف سے پاک ہو۔

اس سب کے بعد جو کچھ میرے ذہن میں ہے وہ یہ ہے کہ کائنات میں خواتین میں افضل ترین خاتون سیدہ فاطمہ علیہا السلام ہیں اور بعد میں حضرت خدیجہ علیہا السلام ہیں۔

بلکہ اگر کوئی کہنے والا کہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام بیٹیاں عائشہ سے افضل ہیں تو مجھے اس قول میں کوئی حرج نظر نہیں آتا۔

امام سبکی سے جب اس مسئلے کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے وہی جواب دیا جو قول ہم نے یہاں پر اختیار کیا ہے: ہم نے یہ اللہ کے دین کے طور پر اختیار ہے کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام افضل ہیں اور بعد میں ان کی والدہ کی فضیلت ہے۔

علامہ بلقینی نے امام سبکی سے اتفاق کیا ہے نیز ابن العماد نے تصحیح کی ہے کہ حضرت خدیجہ علیہا السلام عائشہ سے افضل ہیں کیوں کہ یہ ثابت ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عائشہ سے فرمایا تھا جب انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا تھا کہ: اللہ تعالی نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت خدیجہ علیہا السلام سے بہترین بیویاں دی ہیں تو

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ: نہیں، اللہ کی قسم مجھے اللہ تعالی نے حضرت خدیجہ علیہا السلام سے بہترین بیویاں نہیں دی ہیں، وہ میرے اوپر اس وقت ایمان لے کر آئیں جب لوگوں مجھے جھٹلایا تھا اور اس وقت اپنا مال میرے حوالے کیا تھا جب لوگوں نے مجھے محروم کر دیا تھا۔[1]

---

[1]۔ روح المعاني: ج۳ ص ۱۵۴۔

Ilham®

Swiss Collection

Non-Alcoholic & Long-Lasting Fragrances

ORDER ANY 5 & GET 1 VIAL

FREE!

Select from 50+ Exclusive Fragrances

www.ilhamnaturals.com

0092-301-1131549 | 0092-301-1131550

Order Now!

6ml

Dubai Outlet: Shop no.3, Al Shamal Hotel Building, Gold Souq, Deira Dubai - U.A.E. 00971-50 -1164726

Karachi Outlet: Shop no.4, K-R-1, Hassan Ali Building, Kutchery Road, Light House, Karachi - Pakistan.

HEMANI
fragrances

Introducing a Collection of
EVERLASTING FRAGRANCES

USE DISCOUNT CODE TO AVAIL 20% OFF*

HEMANI20

info@hemanitrading.ae | www.hemaniherbals.com

SCAN ME